BROWN

BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222628
UNIVERSAL LIBRARY

OUP—880—5-8-74—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱ د ۲۱ / و ب   Accession No. U 2237

Author   وجیہ الدین، شیخ

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

1388

پنچھی نامہ

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY HYDERABAD-7
U2237
Checked 1973

مترجمہ منطق الطیر حقیقت آگاہ معرفت شناس نجم الملۃ والدین حضرت شیخ وجیہ الدین

رحمۃ اللہ بزبان دکھنی

باہتمام

متوقع اجر عظیم قاضی عبدالکریم بن قاضی نور محمد صاحب پلیسنہ بری

در مطبع نامی گرامی یمنی واقع بمبئی بلباس طبع پوشیدہ ہدیہ ناظرین گردید

باراوّل　　تعداد　　۸۰۰

CF 9653

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر
حمد سے حق کی بلند آواز کر

شوق سے دل کے اٹھا اک چہچہا
جو رہے نزدیک عالم کا بہا

گلشن وحدت ہے تیرا آشیاں
احدیت کا راز سب تجھ پر عیاں

وحدت کا ہے تجھے اسرار یاں
تو ہے وحدت کا سخن اور رازدار

تو ہی جام عشق کا ہی مے پرست
تو لیا ہے لذت جام الست

کیا کہوں ای صاحب سیر سلوک
جائی تیری بات سننے پیاس بھوک

تازہ کر اب ٹک بیان توحید سے
دور تر ہو شرک اور تقلید سے

پاک دل سے یاد کر اس پاک کو
جن دیا جیو اس مٹھی بھر خاک کو

نیستی سے ہست کیتا یو جہان
سات طبقے جو زمین نو آسمان

خالق جان صانع ہر جزو کل
جسکی پیدائش سی ہی یہ خار و گل

جب ابابیلون کو تو فرمان دیا
تو کیا جب لطف اپنے پر نظر
قدرت اپنی جب تو دکھلانی پر آئے
امی مطلق کو تو گو یا کیا
چار شیکھی کاٹ کر یک ٹھار کوٹ
اے خدا تجھکو خدائی سازوار
کسکو اندازہ جو تجھ قدرت کو پائی
کیا ہماری فکر کیا وہم و قیاس
فکر سی اُسکی جو ہین حیران و دنگ
کان یہ ذرہ کان یہ خورشید منیر
کان مچھر بیچارہ اور سیمرغ کان
کان یہ چیونٹی اور کیا اسکی نظر
کیا یہ قدرت ہی نہین جسپا انت پار
کیا زبان میری کہان تیری ثنا
عجز بس ہی مجھکو اس وادی منے
عاقبت مین بندگی کی راہ سے
لا و الا اللہ کی برکت سے مجھے

فوج ابرہ کے تئین غارت کیا
ہوئی اگن گلشن خلیل اللہؑ پر
گل گئے جو ہاڑ پھر کر جیو پائے
درس جس سی سب فصیحان نے لیا
جیو دیا چار و نکو تو نین بات جھوٹ
جو ہین تیری قدرتان یون بیشمار
آدمی یہان ہوش اپنا سب گنوائی
کیا گمان جو ہو سکے قدرت شناس
عقل اس رستے مین ہی بیکینہ لنگ
کان یہ قطرہ کان وہ دریائی گنبھیر
کان زمین پامال اور کان آسمان
کیون سکے ملک سلیمان دیکھکر
کس طرح کیون کر سکے اسکا شمار
آسمان بوٹا سے کیونکر ماپیا
وادی پر حیرت ہی آبادی مینے
جی بندھا ہون لا و الا اللہ سے
بہرہ ور کر دین کی دولت سی مجھے

دربیان مناجات شیخ فریدالدین عطار مشتمل در حکایات و ذکر مسافر

ہاتھ سے کھاتا تھا روٹی جبکہ وہ
لیکے آیا تیغ رہزن بے شکوہ

دیکھکر پوچھا اسے رہزن کہ تو
کس دیا روٹی کہا تیری وہ جو

بعد ازان وہ راہزن شمشیر دست
پیش آیا عذر خواہی سے نپٹ

کا ہی مسافر جا تو اب آزاد ہے
مار نا روٹی کھلا بیداد ہے

پس کہا ہی عاجزی سی شیخ یہان
کا ہی خداوند کریم مہربان

مین تو نیز ارزق کہایا سب عمر
پس مجھے بھی فضل سے آزاد کر

یہ دعا مانگی ہے گرچہ شیخ پس
بخش وجہ الدین کو ای فریاد رس

در نعت سید المرسلین و خاتم النبیین محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم

ای میرے پیاری پنچھی جیو کے سجن
بول میٹھے لب سی کچھ میٹھے بچن

اے شکر گفتار راوی بات کر
بات ہر ایک جون میٹھی تو بات کر

نعت سے احمد کی کھول اپنی زبان
جو ہی وہ سیمرغ قاف لامکان

شاہباز اوج مازاغ البصر
ہدہد ایوان باغ ہشت در

بلبل گلزار فردوس برین
طوطی شیرین زبان طوبیٰ نشین

وہ رسول ہاشمی محبوب رب
سرور ملک عجم فخر عرب

صاحب معراج تاج اصفیا
رہنمائے انبیا اور اولیا

آفتاب شرع و شمع بزم دین
نور عالم رحمۃ للعالمین

[illegible]

جہان ہوگا کسکو کسکا آسرا	آسرا وہان خواجۂ ہر دوسرا
اے محمدؐ عاصیونکے عذر خواہ	مانگ لے حق سے ہماری بھی پناہ

ہو خلاصی ہمکو بھی روز جزا
آسرا نہین ہمکو ہے تیرے سوا

در مدح اصحاب کبار رضوان اللہ عنہم اجمعین کہ بدین صفت موصوف بودند

مصطفیٰؐ کے خاص چار اصحابؓ ہین
دین کے نسخے کے چارون باب ہین

اولاً صدیق اکبرؓ یار غار
دوسرے عادل عمرؓ صاحب وقار

ابن عفانؓ تیسرے صاحب حیا
شیر حق چوتھے علی مرتضیٰؓ

دین احمدؐ کے ہین یہ چارون ستون
صدق دل سے لا تم چارونسے تون

کچھ نہ ہو بیش و کم انکے جناب
فضل مین چارون برابر ہین صحاب

ایک سے چارون ہین ہر چارونسے ایک
اعتقاد اپنا رکھ ان چارونسے نیک

کوئی جو کہتے ہین بو بکرؓ و عمرؓ
حیدر کرارؓ سے تھے کینہ ور

جھوٹ ہے یہ بات کہتے ہین جو وہ
کوئی نتھا آپس مین ہرگز کینہ جو

کینہ انہین ہوویگا کہو کس سبب
جو نتھی کچھ کسکو دنیا کی طلب

یہ خلافت دین کی ہے اے عزیز
جس سے تھے حاصل نتھا کچھ اک پشیز

غیر جانبازی نتھا کچھ کام وہان
ایک دم کسکو نتھا آرام وہان

وصف اصحاب کبار

مفصل اصحابان

رضوان اللہ عنہم

بایکدیگر متفق بودند

[illegible]

یہ خلافت وہ ہی جو عادل عمرؓ
بس کہیں جاتی تو جاتی پاؤن چل
ہاتھ سے اینٹان بناتی تھے کبھی
بیٹھتے سفرے پہ جب کھاتی طعام
سالنے کا کچھ نتھا ان کو اٹک
جب آنکھ میں نیند کا آتا خمار
رات کو کاندھی پہ لیکر مشک آب
رات کو گشت کرکے چوکیدار ہوئیں
پھاٹ جاتا جو کبھی جامہ نکل
یہ خصایل سن سبھی عثمانؓ میں
گر نکرتے جمع عثمانؓ یہ قرآن
کیون نو کرتا بغض انسے بدنہاد
ہو ویکی جنکی خلافت اس وضع
مرتضیٰؑ کو تو نہیں مظلوم بول
مرتضیٰ انو تھے خدا کے شیر نر
تو نہیں اپنے من اسکو سمجھ
جائے جب تجھسے نکل صاحبی

مار ڈالے تھے دروں نے اک سپیر
کسکو نین کہتے کہ آگے سے نکل
سر پہ لکڑیان لاتے جنگل سی کبھی
سات لقمہ کھا کے بس کرتے تمام
سرکہ بس تھا انکو سالن بی نمک
خواب کرتے خشت رکھ سر تلھار
نیر پیاسو نکو پلاتے وقت خواب
نیند بھر کر کب نہ اپنے ٹھار سوئین
وہان لگاتے ترت پیوند یا بکل
متقی اور جامع القرآن ہیں تھے
دین کی دولت کہو رہتی کہان
بس نہیں قرآن سے تجھ کو اجتہاد
ظلم ویسی پھر کرینگے کس وضع
حق سے لیتے انکو مت محرم بول
ظلم کر سکتا ہے کیون کوئی شیر نر
جو پڑی تھوڑے سے یاروں نے الجھ
دکھ پڑیگا دل منے تیرے سبھی

واہ وا اے یار منہ بولے بچن
نوا پس کا جب سناتا ہے گلا
فارسی مین ہی تیرا موسیچ نام
نفس کے فرعون کو تو مار چور
بس کلام بیزبان و بیخروش

ای میری دل کے لگن جیو کی بچن
ہو کے جاتا ہے میرا جی بتلا
تو کرے موسیٰ ہمن حق سی کلام
بعد ازان میقات سی ہو مرد طور
کان نے آوے سمجھ اتنا فہم و ہوش

در بیان طوطی شیرین گفتار گوید

واہ وا ای بھائی راوی واہ وا
واہ وا اے طوطی طوبیٰ نشین
کر اول نمرود کو اپنے ذلیل
جب تو اس نمرود سی فارغ رہے
نفس کے نمرود کو مارے اگر

ای میرے جی کی بچن تجھ واہ وا
تن پہ حلہ گل مین طوق آتشین
بس اگن مین بیٹھ جا مثل خلیلؑ
کیون نہ طوق آتشین تجھ پر سہی
نین اگن سے ایک ذرہ تجھکو ڈر

در سخن کبک خوش خرام گوید

واہ وا اے مست کبک خوشخرام
مارا اس پربت پہ ایسا قہقہا
آئے جب وہ اونٹنی تیری مندھیر

واہ وا ای عشق کے سرمست جام
جو پڑے ساتون گگن پر چھپا
کان ہیا نے پاویگا تو شہد و شیر

واہ واہ اے مور دربان بہشت
سانپ کی سنگ نے کیا ہی تجھکو خوار
کردیا ہے نفس نے تجھ دل سیاہ
جب تلک مارا نہین تو مار کو
مار ڈالیگا جبھی تو مار زشت

غم سی ایک دم کو کٹ اُٹھا ای خوش پرست
تا پڑا ہی دور تو جنت سے یار
گم کیا ہے سدرہ طوبی کی راہ
پایگا تو کس طرح اسرار کو
پایگا آدم کی سنگت سی بہشت

درسخن بٹیر کہ درچاہ ظلمت از خودی شد

واہ واہ اے تیزرو پنچھی بٹیر
تو جو ظلمت کی کوئین مین بند ہے
گر تو جانی ہے اُجالی کا خیال
مصر مین عزت کے کر اپنا وطن
ہوویگا جب مصر مین تو بادشاہ

ہے تیرا دل نور کی چشمے سے سیر
گرد اندھارا ہور ہا سر کند ہے
نہین کوئین سی جلد تو اپس کو نکال
اس کوئین سی باہر آ یوسف نمن
پایگا مجلس مین تو یوسف کی راہ

درسخن قمری کہ صدای خود میزند

واہ واہ اے قمری دمساز ہو
ہو نہ تو مغرور اس آواز پر
جب رہیگا دم پکڑ ماہی نمن

کچھ عجب تیرا ہے یہ آواز ہو
دم پکڑ رہ مینے کو ترک کر
گر سکیگا قعر دریا مین وطن

جب ہوا دل واقف اسرار حق	وقف کر آپس کو تو در کار حق
جب ہوا تو کام مین حق کی تمام	تو نہ ہوے حق رہیگا والسلام

در سخن ہمہ مرغان کہ بایکدیگر صدائی برامی برداشت از تفکری از چہ کہ در ماحاکم نیست گوید

ایکدن سب جگ کے پنکھیو و جانور	ملکے بیٹھے جمع ہو اک ٹھار پر
شوق سون دل کی لگے وے بولنے	راز دل ہر اک لگا وہان کھولنے
ناگہان یا تو نسے نکلی بات یون	جو نہین کوئی بادشاہ پنکھیون کیون
اور ہر اک فرقہ کا ہے اک بادشاہ	بادشاہ اپنا نہین یہ کیا گناہ
بادشاہ ہم مین نہین کسنے کہا ہین	کام گر چہ ہو دے تو کس پاس جائین
یہ جہان تو ہے پر از خوف و خطر	الحذر خوف و خطر سے الحذر
کوئی زبردستی کرے جاوین کہان	داد اپنے رنج کی پاوین کہان
کیون بچے رکھوال بن بکریو نگی دھند	یا چوپالی باغ مین پرتے دھند
اے دریغا بادشاہ بن کیا کرین	روز اپنی زندگی کی کیون بھرین
آسرا بن کیون کرین ہم زندگی	جگ منے سے ہے زندگی شرمندگی

در نقولہ ہمہ مرغان وجواب دادن ہدہد برای رہنمائی دانایان و امود

بیگ تو جلدی کرو چلنے بدل | آکھڑے جب لگ نہین سر پر اجل
بادشاہ کو بد نہین بولو تمھین | کفر ہے یون نازبان کھولو تمھین
پردۂ غفلت سے آنا باز اب | جیب سے کرنا ہے وہ اقرار رب
بادشاہ ہی تو ہمارا بیخلاف | سات دریا پار بیٹھے کوہ قاف
ہے سچے سیمرغ اسکا نام پاک | عاشقون نکے ہین گریبان اُستی چاک
کئی کروڑون سو ہین پردے درمیاں | نا اندیشہ جا سکے نا فکر وہان
نور اور ظلمت کے اسکے کئی حجاب | یہ عجب جیو ہوا انھین وہ بے نقاب
اسکو دیکھے کوئی نہین جز جان پاک | عقل اس وادی منے ہوئی نت ہلاک
عشق بن اس شہر کو جانا سکے | بے نشان کا کوئی نشان نا پا سکے
نا کسے معلوم ہوا اسکا کمال | فکر عاجز وہم کو تو کیا مجال
فہم اسکے بوجھ تین حیران ہے | عقل اس وادی مین سرگردان ہے
عشق کی چینڈو مین پہلے یون پھرین | کئی ہزارون سیس جون چینڈو کرین
بسکہ مارگ بحر و بر کا ہے دراز | بوالہوس اس بات مین آتا ہے باز
سخت اس مارگ مین ہونا شیر مرد | جسکو سوچا جائے آتا رنج و درد
نا رکھے کچھ دل مین پروا جان کا | وہ سچا ہے مرد اس میدان کا

جیو تو جان باج کیا آتا ہے کام
بات کیا زیادہ ہے اس سو والسلام

بعدازان طائر سبھی اس بات سے
صبر و ہوش اپنا گنوائی ہات سے

ہر کسی کے دل ہنو بے اختیار
عشق نے سیمرغ کے پکڑا اقرار

متفق ہو عزم کیتے راہ کا
شوق پکڑے شاہ کی درگاہ کا

لیکن آخر دیکھکر رستا کٹھن
نین سجھا حیلہ کسے کچھ عذر بن

ہر جناور عذر ہر اک بات کا
درمیان لانے لگا ہر دھات کا

حکایت عذر آوردن بلبل پیش ہدہد

سب پنکھیونکے پہلے بلبل نی نقل
ہی مجھے نین پھول بھری ہی بوئی گل

مغز میری مین بھری ہی بوئے گل
بلکہ بالون بال ہی سب تن مین گل

عشق گل سی بند ہے نت جیو مرا
نین کسیکے ساتھ ہرگز جت مرا

جگ مین غوغا ہی میری اس شوق کا
کچھ عجب سودا ہی میری شوق کا

عشق نی مشہور کردی ملک مین
ہوئی ہین رسوا اسلئے سب خلق مین

کسکو ہی میری ومن سودائے عشق
کون ہی مجھ ساز کا سودائی عشق

ہے ہر اک گل میری ہی پر خروش
عاشقونکے دل سنی میرا ہی جوش

جب عشق دل مین میری لاتا ہی دور
جیو میرا دریا من کرتا ہے شور

کان ہی کوئی داؤد جیسا مبتلا
جا سناؤن مین جسے اپنا گلا

نغمۂ داود سے با پنچون زبور
کر ستون دل عاشقونکے چور چور

حکایت جواب دادن ہدہد

حسن مین آوے خلل جسکے شتاب
کاملون کو عشق اسکا نہین صواب

چھوڑ دے اب نام گل تو سر سحر
تجھپہ خوش ہنستا ہے مورکھ جانور

تو ہنسی گل دکھا دیگا تجھے
یہ ہنسنا گل کا رولا دیگا تجھے

حکایت دختر بادشاہ

نقل کرتے ہین کہ کوئی تھا بادشاہ
ایک لڑکی تھی اسے جون رشک ماہ

خوش حسن نازک نپٹ صاحب جمال
زلف دل کا دام اور دانہ تھا خال

فتنہ و غمزہ نے تک سیکہین ادا
عاشقان مارے پڑین جسپر سدا

لب مین امرت منہ مین تھا آب حیات
نار سے اسکے گل شربت نبات

سورے منہ کی پڑی جب روشنی
ہو رہے تب خلق و عالم درسنی

از قضا اک روز وہ بے اختیار
سیر کو نکلی تھی کہین ہو کر سوار

ناگہان رستے مین تھا کوئی اک فقیر
دیکھ اسکو ہوگیا پل مین اسیر

چاند سے رو کی نظر جب آئی جور
ہو رہا درویش وہ اسکا چکور

ہاتھ مین روٹی تھی آدھی سو وہین
گر پڑی اس بیخودی کو وقت کہین

یہ پری تب دیکھ اسکو مبتلا
جلد تر آگے سی گئی گھوڑا اچلا

اس ہنسی کو دیکھکر وہ مبتلا
دکھ پہ دنبل کا اثر سمجھا نوا

عشق کے بس مین پڑا آزاد مرد
ہوگیا یکبارگی سدھ بدھ سی فرد

پائیگا جس روز وہ چشمہ مجھے — ہوس میری جیو کی اسدن بجھے
بس مجھے ہی خضر کی چشمے کا آب — کان مجھے سیمرغ کی ملنے کا تاب

جواب دادن ہدہد طوطی را

یون کہا ہدہد کای نا مرد تون — دل اپس کا کیون بندھا ہی جیو سون
جیو تو جانان باج کیا کام آیگا — کیا نفع اس جیو نے سے پایگا
جان فدا جانان پہ کر مردون نمن — تن منے کب لگ کریگا جیو جتن
وار جیو کو پاؤن پر تو یار کے — رچہ نہین کچھ جیو بن دلدار کے

حکایت دیوانہ با خضر گلہ کردہ بود

ایک مجنون تھا کہین والا مقام — خضر اس سے آ ہوی تھے ہمکلام
شوق ہی کچھ سنگ کا میری تجھے — ہٹ کے بولا یہ تو نا ہوتا مجھے
تم پہے ہو نیر امرت کا اچھل — آس کرتے ہو بہت جینے بدل
مین تو اپنے جیو پہ کرتا ہون دھار — جیو کرون کب پیو پر میرے نثار
تم منگے کرنے اپس کا جیو جتن — مین مانگون ہوئی شہیدی سیکفن

بس مجھے تم سی تو اب دوری بھلی
بلکہ یہ دوری نپٹ پوری بھلی

زار تے دن روتا ہون مین آدم نمن
ہو رہی یہ آرزو میری ندھان
جتنے تجھے بچارے کوئی میری مکان

جواب دادن ماہی اورا

یہ بہشت اسکا ہے اک ادنی مقام	گر نہین ہے کوئی مکان اسکے قیام
ہے عبث تو ڈھونڈھنا جنت مین گھر	گر نہین اعلی و ادنی پر نظر

حکایت شاگرد و استاد

ایک تھا شاگرد کین صاحب جمال	اُن کیا اُستاد اپنے سے سوال
حضرت آدم تھے حق کے خاص جون	حق نکالا انکے تین جنت سے کیون
پس کہا استاد اس تلمیذ سات	نیک تھی اول مین آدم کی سو ذات
جو رکھے فردوس پر ٹک بھی نظر	غیب سے ہاتف نے دی تھی یون خبر
غیر کو جو کوئی پوجے مجھکو چھوڑ	مکھ اپس کا یو مین جلدی اُس سے موڑ
چھین لوینگا جو کہ ہووے بیدرنگ	ہے میری حضرت مین یہ ناموس و ننگ
جو سوا میرے کسی کا ہو عبید	گر رکھون گر ہووے آدم اسکو قید
ہونگر جنت مین میرا راز دار	سر پہ اسکے لا رکھون غم کے پہاڑ
جان با جانان ملائے ای بیچار	بلکہ دے جانان پہ اپنی جان فرار

عذر آوردن بط پیش ہدہد

آئی جب بط آپ سے مشغول ہو	پہن کپڑے پاک تر جون پھول ہو
بات کرنے یون لگی ہے اب کہان	میرے جی سے پاک دامن پاک جان

جواب دادن ہدہد بط را

بولا اُسکو یہ زمین اور یہ فلک
عرش و کرسی آدمی جن و ملک

ایک قطرہ کا ہی یہ نقش و نگار
ایک قطرہ سے ہوا سب آشکار

ایک بوند پانی سے ہی سب کا جماؤ
ایک بوند پانی سی ہین ساتون دریاؤ

کیا زمین کو آب کے اوپر نگار
نقش کو پانی کے نین کچھ اعتبار

ہوویگا یہ نقش ایک پل مین خراب
سخت بے بنیاد ہی یہ نقش آب

تو نہین دل باندھ اپنا آب سے
کر حذر اس راہ کو اس بات سی

عذر آوردن کبک پیش ہدہد

کبک خوش رفتار آیا بعد از ان
دلسے خرم منہ سی خندان شادمان

لعل جیسے چونچ چلگ کی تمن
بات کرتی جھڑ پڑین مکھ سی رتن

ناگہان پربت سی خوش آیا اونر
پس کہا ہدہد سی اے عالی گہر

ہی میری در اصل گوہر سی لگن
عشق مین اس لعل کی ہون راتدن

راتدن مجھ کو ہے گوہر کی تلاش
راز میرا ہو گیا ہے جگ مین فاش

لعل کی آتش پڑی ہی دل منے
سنگ گل جاتا ہی جس سی پل منے

کیا ہی میری بھوکھ سو اک دو پتھر
بس ہی میری پیاس کو آب گہر

جب سی گوہر کا پڑا ہی دلمین تاب
رات کو دیکھتا مجھے ہی آفتاب

تب سی گوہر ڈھونڈھتا ہون راتدن
کرنا لگتا ہی صبر مجھکو کٹھن

جواب دادن ہدہد کبک را

حکایت حضرت سلیمان علیہ السلام

جب سلیمانؑ پاے وہ انگشتری — آ گئے سب فرمان مین جن و پری

تخت کی فرسنگ آ حاضر ہوا — حکم سے انکے چلے نت پر ہوا

بعد ازان وہ بادشاہِ نامدار — دیکھ اس عظمت کو یون کرنی بچار

سب کرامت اس کنکر سے ہی مجھے — جو کہ مانگو ہوئے حاضر شی مجھے

گر نہوتا پاس میرے یہ کنکر — کا نسے ہوتا مجھکو اتنا کر و فر

کیا کروں مین اس کنکر کا اعتبار — نا دے مجھ کو سو ہرگز پائدار

یہ کنکر مجھکو تو دے سیوٹ نبھائے — نہین جسی سیوٹ سو وہ کیا کام آئے

جس کنکر سے اک گھڑی آرام مین — ملک و لشکر مین بھی اسکے کام مین

کام مین آوے کسی یہ ملک و مال — دے مجھے یا رب تو ملک لا یزال

پس دنیا کا مال او نعمت لاین — آپ اک زنبیل بنکر بیچ کہا مین

باوجود اس خوف کو اس شاہ کو — دولت دنیا سے ماری راہ کو

سب میوے بہشت مین ابن داؤدؑ کی — بعد پانصد سال کی جاوینگے وے

یہ کنکر اس شاہ کو ایسا کرے — پس کہو تجھکو کیا کیسا کرے

یہ گہر جو ان سنگ ہیں یون سنگ نہو — جان جانان بلج کچھ بھی ہنگ تو

کیا کریگا تو گہر کو ہے عجب — جوہری کی دل مین دھر دایم طلب

عذر آوردن ہما پیش ہدہد

پس پوچھا محمود سے رازِ نہان / کیا ہے ای سلطان تیرا حال یہان
اسکو بولا مجھکو تو دکھ دے نہین / نام سلطان کرکے میرا لی نہین
بولتے ہین یون عبث لوگان غلط / مجھکو ناحق بولتے سلطان غلط
بولنا سلطان اسے ہے سازوار / سلطنت ہی جسکی دایم برقرار
مین تو اک بندہ پریشان تر ہون آج / نام سلطان سی مجھے ہی بہت لاج
بھٹ پڑو یہ سلطنت جسکا حساب / جو کہ اب دینے لگا ہی مجھ عذاب
کاشکے دنیا مین ہوتا مین گدا / تا رہتا آرام سی مین یہان سدا
خاکروبی سب سے بہتر تھی مجھے / نا چھتر اور تخت یہ افسر مجھے
جا بو جلکر اس ہما کے بال و پر / جن رہتا ہے سایہ میری سر اوپر

عذر آوردن باز پیش ہما

بعد اسکے باز آیا سرفراز / پس لگا کہنے کو اپنے دلکے راز
سرہزرگی سے اپس کی لاف مار / سروری کی بات کاڑھی بکھ سی یار
ہے مجھے تو شاہ کے ہاتھو نسی پیت / مونده بیٹھا ہون آنکھونکو ہو نچیت
آج پیرا ہی کلاہ داری سو نام / ہاتھ پر شاہونکے رکھتا ہون مقام
بسکہ مین محنت کیا ہون روز و شب / نفس کو اپنے سکھایا ہون ادب
تا اگر کوئی مجھکو اس شہ سو ملاے / شاہ خدمت کا مجھے شایستہ پائی

ایکدن پوچھا اسے کوئی نیک مرد | کس سبب سے تو ہوا ہے ایسا زرد
بادشہ کا تجھ پہ اتنا ہے پیار | اس وضع تو کیون ہوا ہے زار زار
پس کہا افسوس کھا کر وہ غلام | ہی مجھے یک بات کی وحشت تمام
شاہ میرا چڑھ حویلی پر کہین | دور سے مجھکو کھڑا کر کر کہین
سر پہ میرے سیب رکھ تدبیر سے | پس اڑا دیتا ہے اسکو تیر سے
ہی مجھے اس تیر کا سو جیو مین ڈر | جو مبادا جائے سینے سے گذر
سیب کو لاگے تسلی شہ کو ہوئے | اور مجھے لگ جائے تو بولی نکوئے
جیو میرا اس غم سے پیچا پیچ ہے | شاہ کے نزدیک سب تو ہیچ ہے

حکایت عذر آوردن بگلہ پیش ہدہد

بعد ازان مسکین بگلا آگیا | عذر مسکینی اپس دکھلا گیا
ای عزیزان ہی مجھے یون نیر بن | نین صبر ہی اور نہ گمنا جان و تن
ٹھار ہے خوشتر مجھے دریا کنار | تا نکالون منھ سے کچھ آواز نہار
بیٹھکر دریا کنارے دردمند | جھک رہتا ہون جو نگر غمگین مستمند
آرزو سے نیر کی گھٹتا ہے دل | ای دریغا کیا کرون پھٹتا ہے دل
مین جو دریائی نہین ہون جانور | خشک رہتا ہون لب دریا پر
گرچہ ہی دریا کو سو بھانت جوش | مین نکر سکتا ہون اس سی قطرہ نوش

اسکی امرت کا جھڑا پاؤن اگر / ایک بوند پانی سے ہوتا ہے امر
ورنہ مجھسے کئی ہزاران خشک لب / راہ مین مرتے ہین اسکی خشک لب

عذر آوردن چندپیش ہدہد

چلا آیا چندپیش مجنون نمن / پس کہا جو مجھ ہی پروا نہ وطن
گرچہ مین دیکھا نہین آباد گاؤن / مین جمعیت کا نہین پایا ہون ٹھاؤن
جو کہ مانگے جمعیت اس دور مین / ہوا سے حاصل خرابی طور مین
تب خرابی کو کیا ہون اختیار / اس خراب آباد مین پکڑا ہون ٹھار
ہے ازل سے دلمین میری عشق گنج / عشق کی خاطر ہوا ہون رنج سنج
گنج کی آتی ہے ویرانے مین باس / تو پکڑ بیٹھا ہون مین اس ٹھار آس
عشق یہ سیمرغ تو افسانہ ہے / کون اسکے عشق مین مردانہ ہے
مین نہین ہون مرد اسکے عشق کا / عشق گنج ہیگا مجھے آخر جب

جواب دادن ہدہد چندرا

بس کہا ہدہد نے ای سودائی گنج / فرض تجھ کو کر دیا مین پائی گنج
عمر کی تو عشق مین اسکے تمام / عمر گئی پھر وہ تجھے کیا آئی کام
کفر ہیگا عشق گنج و عشق زر / گر نہین آذر تو زر کو بت نہ کر

عذر آوردن کھچن پیش ہدہد ۲۵

بعد ازان آیا کھچن زار و نزار

گر پڑتا ہے میرا یوسفؑ مجھے | دل خوشی کی بات کیا کہون تجھے
آسمانسے جا لگے میرا دماغ | آرزو کا دل سے دھویا جائے داغ

جواب دادن ہدہد کھجن را بدین طور

پس کہا ہدہد کہ یہ تیری خوشی | پھر دکھاتی ہے تجھے صد سرکشی
مکر و فن سے چپ نکر تو یہ سخن | مین سمجھتا ہون تیری سب مکر و فن
چو بچہ اپنی مونڈھ ڈالو اور اٹھکے چل | گر چلینگے جانور تو تو بھی چل
گر ہو ویگا فی المثل یعقوبؑ تو ن | تا ملیگا تجھکو یوسف اے زبون
آگ غیرت کی ہی جلتی یہان مدام | عشق یوسف کا ہی عالم کو حرام

حکایت یعقوب علیہ السلام کہ از جدای یوسفؑ کور گشتہ بود

جب پڑے یعقوبؑ ہی یوسفؑ سی دور | سب گنوائے چشم کار ورو کے نور
مارتا تھا موج جگ سی بحر خون | ہو رہا تھا دور یوسفؑ سی زبون
بعد ازان جبریلؑ آکر یون سنائی | گر زبان پر نام یوسفؑ پھر کلائی
نام تیرا انبیا سے جائیگا | مرسلو نین تو مکان نین پائیگا
جبکہ آیا امر حق کا اس وضا | صبر کر آگے چلا بر رہ رضا
نام یوسفؑ جو زبان پر تھا مقیم | سو محبت سی ہوا دل کا ندیم

کس طرح ہم جا سکین سیمرغ لگ
کیا ہمین ہے اس سی نسبت ای فلان
کچھ بھی نسبت ہمکو ہوتی اسطرف
وہ سلیمان ہم سو جیون چیونٹی ضعیف
ہم پڑے ہین چاہ مین چیونٹی منن
بادشاہی کیون کریگا وہ گدا

کوئی کیا تو اس سی حیرت پائی جگ
ہم کہان اور پاک ذات اسکی کہان
گر زیادہ کم بھی رغبت اسطرف
وہ لطیف و پاک اور ہم سب کثیف
ہی مکان سیمرغ کا مثل گگن
پیٹ بھر کھایا نہین جسنے سدا

جواب دادن ہدہد ہمہ جانورانرا

پس کہا ہدہد کہ ای بے حاصلان
کیون لئے ہو اس وضع بے ہمتی
مرد ہونا عاشقی کے فن مینے
جسکو ہے کچھ بھی پہچانت عشق سی
عشق سے جو ایک دل ایکرا زہی
جب اٹھاتا ہی وہ سیمرغ نقاب
ڈالتا ہی سایہ اپنا خاک پر
بس جناور اس جہانکے سربسر
جب معا تجھسے سمجھا جائے گا

عشق کے لایق نہین تم کاہلان
بولتے نین لاج تمکو یک رتی
عشق نامردی سی کہو کیونکر بنے
غیر سی رکھتا ہی غیرت عشق سے
خوش ہو اس راہ مین جانبازی
تب چمکتا منہ ہی مثل آفتاب
پھر کے اس سایہ پہ کرتا ہے نظر
سایہ سیمرغ ہین سن بے خبر
نسبت اس حضرت سی اپنی پائیگا

حکایت بادشاہ صاحب جمال

ایک تھا کوئی بادشاہ صاحب جمال
حسن کو عالم مین وہ تھا بیمثال

ناگہان جو اسکو دیکھے کوئی مگر — کاٹ ڈالے اسکو بری وہ اپنا سر
ہے عجب جو دیکھکر مرنا اوسے — زندگی سے بہتر و خوشتر اوسے
کوئی دن خالی نجاتا تھا کہ دین — جی مرتے تھی ہزارون پاک دین
ناصبوری کسکو اسکے باج آئے — ناکسیکو دیکھنے کا تاب لائے
یونہی مرتے تھی طلب اسکی سبب — در حضوری بے حضوری صد عجب
دیکھنے کا تاب گر ہوتا کسے — منھ اپنا آ دکھاتا شاہ اوسے
لیکن اسکے دیکھنے کا کسکو تاب — سنکے اسکو خلق ہوتا بہرہ یاب
جب تنہا کوئی مرد اس بیدار کا — تب کہا یون فکر شہ یکبار کا
روبرو اپنی حویلی کے سنوار — بیٹھ سے آئینہ کیتا استوار
جب کسے دکھلاوی اپنا شہ جمال — عکس اپنا آئینہ مین با کمال
خلق و عالم آئینہ وہ دیکھکر — شاہ کی صورت سی ہوی بہرہ ور
کیا ہے وہ آئینہ ای فکرت شعار — دل ہی تیرا دیکھ دلمین روی یار
دلکو کر روشن جمال یار دیکھ — جیو جلا دل کو جلا دے یار دیکھ
بادشاہ ہیرا ہی ہماری پر بلند — جس سے روشن ہی حویلی سربلند
بادشاہ اپنے کو دل مین دیکھ تو — عرش کو ذرے مین پنہان دیکھ تو
ہی جسے اس جگ مین ہستی کا لباس — سایہ سیمرغ ہے ای حق شناس
سایہ نین سیمرغ سے ہرگز جدا — گر کہیگا تو جدا تو نین روا

حکایت بیمار شدن ایاز محبوب سلطان محمود

بولا یون کر پس کہا خادم کو جا
جلد جا جون برق اور باران ہوا

گر نہ کہین تو راہ مین یکدم درنگ
نین تو ہوگی زندگی تیری تبنگ

یو نہین خادم اُٹھہ چلا مانند باز
زود آیا پل مین نزدیک ایاز

دیکھتا کیا ہے کہ سلطان اس کنی
ذوق سے بیٹھا ہی خوش بیتان مینی

ہو رہا خادم اپس کی دلمین دنگ
مین تو آیا دوڑتا تھا بیدرنگ

شاہ تو کس بات سو آیا یہان
وا در یغا موت آلی ناگہان

پس کہا جیو سی نرا سا ہو کے وو
کای شہنشا کر تو باور یا نکو

مین تو آیا راہ مین کین نا اٹک
شہ ابھی کسواسطے آئے جھٹک

پس کہا شہ نے کہ ای خادم کہان
جانتا ہے تو میری راہ نہان

ہی مجھے اسکی طرف اک چور باٹ
جس سی مین آتا ہون پل مین راہ کاٹ

ہر گھڑی آتا ہون مین چور سی یہان
تا خبر کسکو نہووے در جہان

چور رستے کی طرف سی رہ مجھے
سو نہین معلوم کسکو یا تجھے

حق تعالیٰ کی یہی ہے چور باٹ
سو وہ دل کی ہی بہت نزدیک گھاٹ

گر طلب کرتا ہون باہر سے خبر
بیخبر ہین اس سی باہر اور بھتر

جب تلک باہر سی مین بیگانہ ہون
گھر مین جب مین جاؤن تب ہمخانہ ہون

حکایت گفتگو کردن ہمہ پرندگان با ہدہد

عشق مین جسکا قدم ثابت ہو وو — کفر اور اسلام سی گذرا ہے وو
عشق لاکر کفر مین ڈالے مجھے — کفر راہ فقر دکھلادے مجھے
کافری کو عشق سے خویشی سنو — کافری سی مغز درویشی گنو
جب تجھے نا کفر اور ایمان رہے — تا ترا یہ تن رہے نین جان رہے
ہوویگا تب مرد تو اس کام کا — مرد اس اسرار کے پیغام کا
رکھہ قدم مردون مثل اور ڈر نتو — کفر و ایمان کی تو پرواہ دھر نتو
یون ڈریگا کب تلک طفلون منن — ہو آگے جون شیر مردان جان مین
ناگہان گر تجھ پہ کچھ اوکل کھڑے — ڈر نہ تو مردون او پر مشکل پڑے

حکایت شیخ صنعان کہ بر دختر ترسا عاشق شدہ بود و دین و ایمان تلف کردہ بود

شیخ صنعان تھے عجب صاحب قدم — وصف انکی جو کرون سو ہووے کم
تھے مکہ مین گھر پکڑ برسان پچاس — چار سو انکے مریدان عام و خاص
جو مرید انکا تھا سو روز و شب — بے ریاضت ہو نہین آسودہ کب
صاحب علم و ادب تقوی شعار — شیخ وقت و مقتدائے روزگار
حج بجالائے تھی وہ دو بیس و س — عمرہ مین کئے تھی صرف بس
حد سے گذرا تھا نماز و روزہ دین — کوئی سنت رہ گئی تھی سو نہین
دین کے اسوقت جو کوئی تھا امام — دیکھکر انکو رہین بیخود مدام

گر جو دیکھے اُسکو زاہد ہو وے مست — کیا عجب جو ہووے پل مین بت پرست
نین اُسکے فتنۂ عشاق تھے — دو بھوان خوبی مین اسکی طاق تھے
جس خیال اس زلف کافر کا کیا — جانو اپنے گلے مین وہ لیا
زلف مشکین چین لیکن تابدار — منہ سو آتش پارہ اما آب دار
بات کو تو اس دہن مین رہ نہین — جو دہن بولا سو وہ آگہ نہین
تنگ سوزن کے نکے سے وہ دہن — لب مثلِ اعجاز عیسیٰ کے ثمن
آرزو وہ نوش لب کا جسکو آرا — پاؤن رکھتے راہ مین وہ جی گنوائے
بوالعجب سیمین زنخدان کا کوا — جا پڑا جو اس کوئین مین سو موا
کئی ہزاران جانِ عاشق دردمند — مثل یوسف ہو رہے تھے پائے بند
بال سر کے برقعۂ خورشید تھے — موئے گالو نکے مگر اک بھید تھے
رو منور تھا مثل خورشید و ماہ — تس پہ برقعہ سایۂ زلف سیاہ
جب نکالے کھول برقعہ منہ سے — باندھ ڈالے شیخ کو زنار سے
گر صبا کو اسکی لٹ مشکین کرے — روم کو ایک بارگی پرچین کرے
جبکہ وہ برقع اچا لیتا نگار — شیخ کے دل کو کیا اپنا شکار
گرچہ شیخ اپنی نظر کر دے تلہار — دل ہوا سینے مین لیکن خار خار
عشق کی آتش اٹھی دلسے بھڑک — عقل کا مایہ گیا پل مین تڑک
بود تھا وہ ہو گیا نابود سب — خانۂ دل ہو رہا پردرد سب

نت جلن مین مجھکو ڈالی جون شمع — دنکو ماری شب کو جانی جون شمع
شب کو ہر دم مجھپہ یہ شغون ہے — جانتا نین روز مین کس گون ہے
جنکو ایسی راتدن روزی رہے — کام انکو با جگر سوزی رہے
روز و شب دیکھا ہو نین کی کی جلن — لیک دیکھا غم کو نین اس شب نمن
نین ہی یہ شب آج کی صد آہ آہ — بلکہ روز غم ہے میرا دل سیاہ
کیا مجھے اول سے در روز ازل — لائی ہین دنیا مین اس شب کی بدل
نین سمجھ پڑتے مجھی اس شب کر راز — زلف سی ترسا کے جو ہوی ہی دراز
کیا کہون یہ کس علامت کی ہی رات — یا مگر روز قیامت کی ہی رات
اسو منع کب لگ ہو نین پیچ و تاب — صبر کان ہی کیا کرو نین پیش آب
عقل کان ہی تا رکھون اب مین سنبھال — علم کان تو عقل کا پکڑی دنبال
بخت کان ہی تا مددگاری کرے — مجھ کو میرے کام مین یاری کرے
ہاتھ کان تا سر پہ اپنی خاک چھاون — پاؤن کان تا یار لگ مین چلکی جاون
چشم کان ہی تا کہ دیکھون روی یار — یار کان ہے تا کہ ہووی سازوار
روز کان ہی تا کہ او زاری کرون — ہوش کان ہی تا خبرداری کرون
عقل گئی اور علم بھی اور صبر بھی — یک بیک یارب نکل کر گئے سبھی
ناصبوری ہی مجھے نا وصل یار — کچھ عجب ہی عشق کا یہ کاروبار
بعد ازان سب یار دلدار یکو آرے — شیخ کا غم دیکھ غمخوار یکو آرے

پھر لگے بولا کہ سن ای نیکذات | جائین ہم کعبے کو مل سب آج رات

شیخ بولا کعبے مین تو دیر ہے | جان میرے دلا گذر وہان سیر ہے

جب سخن کسکا ہوا نین کارگر | سب رہے آخر عزیزان ہار کر

دل منے کرنے لگے سب ہای ہای | جو نجانین عاقبت کیا پیش آے

جب یہ ترک روز لے تیغ و سپر | ہندوی شب کا سٹا سر کاٹکر

روشنائی کا ہوا جگ مین ظہور | جوش کھا کر مل گیا ماریسے سور

شیخ بیٹھے تھے وہان اُٹھ چل گئے | آکے اپنے یار کی مھاڑی تلے

خاک کو چپکے اُٹھا کر سر پہ ڈال | کرسٹے تن کو اپس کی خاک مال

منہ کو اپنے جون سناسی لا بھبوت | دسے دنیا توڑ کر بچڑے سکوت

ایک مہینے لگ رہے اس تھار وے | بیخور و بیخواب بے دلدار وے

عاقبت بیمار ہو مرنے اُرسے | تن سی طاقت جا کی بیطاقت پڑے

بعدازان انجان ہو کر وہ نگار | شیخ کے نزدیک آیا ایک بار

بات یون کرنے لگی ہنسجین سہج | کیا سبب بیٹھا ہے یہان ای برہمج

کب کرین اے شیخ فانی خودپرست | زاہدان ترسا کے کوچے مین نشست

شیخ بولے کچھ نہ مانو تم برا | لیگئی ہی تو سو میرا دل چرا

اے بت ترسا کو ترسا کے مجھے | دل اپس کا دے نہ پھر ترسا مجھے

یا مرا دل مجھکو دے یا مجھسے مل | نین تو مین یہان ہو رہا ہون باگل

مین تو ہون تیری کہو مین ای نگار
بعد ازان بولی کہ اے مرد تمام
سجدہ کر بت کو جلا قرآن کو
شیخ نے بولا کہ پیتا ہون شراب
پس کہا اس حور نے ہو لال ہو
پس کہی آ چل شراب لعل پی
اٹھہ چلے پس شیخ اسکے سنگ ہو
دیکھنے کیا ہین تو مجلس ہی عجب
شیخ گئے سب مغان شادان ہوئے
عشق کی آتش نے لے گئی آب شیخ
جبکہ دلبر لائی مے کا جام بھر
سر بسر اپنا گنوائے عقل و ہوش
جب ہوا یک جا شراب عشق یار
دیکھہ اسکے نوش لب کا نوش خند
بار دیگر بھی طلب کر جام نوش
جو کتابین آپ کی تصنیف کین
حفظ قرآن جو کئے تھے سر بسر

خواہ میرا جیو بچالے خواہ مار
مرد گر ہے تو تو کر یہ چار کام
پی شراب اور چھوڑ دی ایمان کو
جو یہ باتین تین ہین سو ہین حجاب
ہو ویگا آپس سے تیرا سب پہ خو
ہو ویگا آپس سے تیرا سب پہ جی
تا مغان کے دیر تک چل آئے وو
دلسے اسکے مجلسی سرخوش ہین سب
یہان مریدان زار اور افغان ہوئے
زلف ترسانے کئے بیتاب شیخ
شیخ خوش وقتی سی ہو گئے بے خبر
بیخود و بیہوش کر دیا جام نوش
شوق یک جا آ ہوا چندین ہزار
ہو گیا دل زلف کی پیچون مین بند
نوشجان کرتے سو آیا دل پہ جوش
قابل توصیف اور تعریف کین
سب گیا یکبارگی دل سے بسر

دین و ایمان سب گنوایا ایکبار — یار سے بولی کہ ترسائی نگار
توجو کچھ مجھ سے کہی سو مین کیا — چھوڑ دے شیخی کو رسوائی لیا
وصل تیرا مجھ کو کب دیگا سو بول — راستی سی اپنے دل کی گانٹھ کھول
پس کہا وہ نازنین کا ای شیخ پیر — مہر میرا بہت ہی اور تو فقیر
جاکے اتنے مہر کی اب فکر کر — لا بہت ساماں و دھن اور سیم و زر
بس کہی یون شیخ اسکو واہ واہ — خوب اپنا عہد تو لائی بجا
مین تو تیری بات سب سر پر لیا — جو نہ کرنا کام تھا سو مین کیا
یار میرے مجھسے روگردان ہوی — دشمن دنیا و دین و جان ہوئے
توسو اب ایسا سبب کوئی لائیو — جو کہ سینہ پھٹ مرون اور رو یو
مین تجھے اب چھوڑ کر جاؤن کہان — جو مجھے جاگہ نہین در دو جہان
مجھکو تیری غیرای لیکو سرشت — خو تیرا دوزخ ہی نا ساتون بہشت
بعد ازان اسنے سنی جب یہ سخن — لطف سی بولی کہ ای میری سجن
گرچہ اتنی مہر کی ہین تجھ مجال — پس میری خو کان چرا جا ایکسال
شیخ نے لاچار ہوکر اختیار — خوک بانی کا کیا دل سی قرار
عاشقی کا کچھ عجب ہی رسم و راہ — نا سمجھ مین آرے اُجلا نا سیاہ
یہان تو نین اس شیخ کی کچھ چوک ہی — ذات مین ہر اک کی سو سو خوک ہی
نفس کی خطری ہین کیا خوکو شی کم — پرورش مین انکے تو ہی دم بدم

زلف ترسا دیکھکر ہو پر بلا — مذہب ترسائی مین جا کر ملا
جب کہین پیری کری بدگوئی کوئی — پس کہو تم عاشقو نیر ہو نہین ہوئی
بعد ازان رو رو کی یاران مار آہ — شیخ کو وہان چھوڑ لی کعبے کی راہ
جبکہ یاران آئی ہر اک اپنے ٹھار — شرم سی چھپ چھپ رہی گوشہ کنار
از قضا تھا شیخ کا کوئی اک مرید — سب سی صادق تھا ارادتین مزید
جب مکہ سی شیخ گئے تھی روم کون — تب سے وہ حاضر نتھا کئی روز سون
جب سو آیا پھر کی اپنے گھر کو وہ — انسے ملنے کو گیا مشتاق ہو
پس اپسکے شیخ کی پوچھا خبر — سب کہی یاران حقیقت کھولکر
یونہی وہ دلمین اپسکے حیف کہا — بولا یارو نسے تمھین لازم نتھا
جو تمھین وہان شیخ کو یون چھوڑ آئی — کیا کئے ہو تم برائی ہائی ہائے
دوستان تو دکھہ منی ہوتی شریک — سکھہ منی تو ہوئی بیگانہ نزدیک
کہو تمھاری کسو ضع یاری اتھی — کس روش کی یہ وفاداری اتھی
جب لیا اس شیخ نی زنار ہاتھہ — تم گلے مین ڈال لینا تھا سنگات
او کئے تھے جبکہ ترسائی قبول — پس تمھین بھی وہی کرنا تھا حصول
او تو عاشق ہو کی بدنامی لئے — تم جدا ہو انسے کیون خامی کئے
عاشقان تو سر بسر بدنام ہین — جو ڈرین اس راہ مین سو خام ہین
بعد ازان یاران کہی ای نیک خواہ — یہان تو ہرگز نہین ہمارا کچھ گناہ

آئے ہین حضرت محمد مصطفیٰ ۔ جلوہ گر مکھڑے پہ نور باصفا
عنبرین گیسو سٹے ہین کھول کر ۔ رخ مبارک شادمان ہنستے ادھر
یونہین وہ اٹھکر مرید پاکباز ۔ جا قدمبوسی کیا با صد نیاز
کاے گنہگار امتونکے عذر خواہ ۔ ہین ہمین تو غرق دریاے گناہ
دستگیری کرکے ہمکو بھار لاؤ ۔ شیخ گمراہ کو ہمارے رہ دکھاؤ
بعد ازان فرمائے حضرت مصطفیٰ ۔ آفرین ہوے مرید باوفا
جب کیا تو اس وضع ہمت بلند ۔ پیر اپنے کا چھوڑا یا قید و بند
شیخ کے اور حق کے درمیانی غبار ۔ آپڑا تھا کفر کے ڈونگر کی سار
عجز سے تیرے کیا ہین اسکو دور ۔ کرد کھایا ہون شفاعت کا ظہور
شیخ کا گرچہ گنہ تھا بیقیاس ۔ ہین اسے بخشا لیا ہون حق کے پاس
جانتا تو ہین کہ لاکھون سو گناہ ۔ سب نکل جاتی ہین اک زی مین آہ
بحر کو احسان کے جب آتا ہی پور ۔ سب گنہ جاتے ہین بہ کر بالضرور
یہ بشارت جبکہ پایا وہ مرید ۔ اٹھکے یاران پاس آیا وہ مرید
کشف کا احوال وہ سب کیا بیان ۔ پس ہوے سارے عزیزان شادمان
بعد ازان سب مل کر آگئے پیر پاس ۔ دیکھتے کیا ہین تو پیر حق شناس
ہے نپٹ سوز جگر سے بیقرار ۔ سینہ بریان چشم گریان زار زار
جا نوا ڈالے گلے سے شیخ توڑ ۔ ست ڈرے ہین چور کر ناقوس پھوڑ

چاک کر ڈالا گریبان گل نمن | غم سے نالان ہوری بلبل نمن
لوٹنے لاگی اگن پر جون کباب | مست غمگین ہوا آنسوونکا پی شراب
سنبلستان کرستی بالون کو نوچ | کر دکھائی گلستان گالونکو کھونچ
بسکہ کھینچی نرگس انکھ سے گلاب | کرستی اکبار نرگس دان خراب
جو پپیہا پیو پیو کرنے لگی | یاد مین اس پیو کے مرنے لگی
غم سے رونیکو لگی طاؤس جون | سوز دلمین لے رہی ققنوس جون
عجز سے کہنے لگی ای بے نیاز | مین ہے میرا تجھسے کچھ پوشیدہ راز
راہزن ہونے مین اس پندار کی | کون ہو پاپن کوئی مجھ سار کے
مرد کو تجھ راہ کے گمراہ کیا | کی خطا مین ہائے کیا آگہ کیا
اس گنہ کا کس وضع مین دون جواب | تو ابھی مجھکو دکھا راہ صواب
بسکہ کرتی اس وضع جوش و خروش | تا دیا اسکو ندا ہاتف یہ گوش
ای بلا ماری وکھیاری پاپ کی | کھول انکھیان دیکھ تقصیر آپ کی
جسو ضع تو شیخ کو رسوا کئی | دین چھوڑا کرا سکو تو ترسا کئی
اس وضع اب کفر سی تو توڑ دل | دوڑ جلدی شیخ سی تو جا کی مل
پاک دل سو توبہ کر ای زن خراب | ڈھونڈھ جا کر شیخ ہو مومن شتاب
کیا بیدین تھا اسکو تونے اول | دین مین اس مرد کے اب باندھ دل
گرچہ تھا اس شیخ کا عشق مجاز | تو حقیقی عشق سے ہو سرفراز

حکایت سوال دیگر مرغان بہدہد

[illegible]

جو گئے وہ تو ہمین بھی جاینگے / پھر نہ اس دنیا کے اندر آئینگے
عشق کا نو اس وضع ہیگا دھندا / شیر مردونکا بھی ہیگا پھندا
اس پھندے مین آپڑی وہ شیر مرد / جسکو ہووی عشق کا کچھ رنج و درد
جانتا ہی کیا بیچارا بے سمجھ / جو پڑا نین کین پھندی مین وہ الجھ

حکایت یک دل شدن مرغان و رفتن بدرگاہ سیمرغ

جب سنے ہدہد سے یہ قصہ پنچھی / شوق دلمین سب وی تڑپھے جون مچھی
عشق سے سیمرغ کی سب ایکبار / ہو رہے سب دلمین اپنے بیقرار
متفق ہو عزم کیتے راہ کا / شوق پکڑے شاہ کی درگاہ کا
بعد ازان کینے اپس مین فکر سب / راہ کا سردار کرنا کسکو اب
کام بے سردار تو بنتا نہین / یہان تو کسکو کوئی بھی گنتا نہین
مصلحت یہ ہی کہ سب کے نام سے / قرعہ ڈالکر بس دیکھنا اسکام سے
نام سے جس جانور کے قرعہ آے / سرور و سردار وہ سبکا کہلائے
ہے سزاوار اسکو تاج سروری / اسکی سب ملکر کرین فرمانبری
تا مگر سیمرغ کو پاوین ہمین / ذرہ ہو خورشید تک جاوین ہمین
جب بچارے بات کو سب اس وضع / قرعہ سبکے نام ڈالے بس وضع
ناگہان قرعہ پڑا ہدہد کے ناون / بس کئے اپنے پرونکی اسپہ چھاون

حکایت حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ

[illegible]

حکایت جواب دادن ہدہد مرغان را

ہاتف غیبی نی تب لایا ندا کہ
ہی میری درگاہ کو عزت ضرور
عمر لگ کرتے ہین میرا انتظار

بادشہ لگ راہ کیون پاوی گدا
تار ہے نااہل غافل مجھسے دور
تا ہزاروں سے دیکھو کوئی ایک یار

حکایت ہمہ مرغان سوال کردن ہدہد را

بعد ازان ہو گئے پنکھی سب سوزناک
راہ کو دیکھے تو سبھوٹ نا دسے
باد استغنا کی یون چلتی ہی وہان
پس کہو وہان یہ پنکھی اب کیا کرین
وے تو چلکر آئے سب ہدہد کنے
پس لگے کہنے کہ ای دانائے راہ
تو رہا ہے کین سلیمان کنے نزدیک
جانتا ہی تو رسم ادب ملوک
ہے عیان خوف وخطر کا تجھ شمار
تو ہماری راہ کا ہے پیشوا
چل ابھی منبر پہ چڑھکر وعظ بول
کر بیان شاہون کی خدمت کا طریق

فکر سے دلمین اپسکے دردناک
رنج دہ ایسا کہ دارو نا جسے
گر کہون تو جلائے اڑکر آسمان
دیکھنے جیو کا زیان کیون نا ڈرین
کچھ سو دل امید اور کچھ ڈر مینے
جانتے نین کیا ہمین آداب شاہ
قرب ہی گا تجھکو سلطان کنے نزدیک
راہ کا معلوم ہے تجھ سب سلوک
تو پھرا ہے گرد دور روزگار
پند دینا ہمکو ہے تجھپر روا
جو گرہ دلمین ہمارے ہے سو کھول
دی جواب سکا جو کچھ پوچھین رفیق

حکایت سوال کردن سب جانور ہدہد سے

ایک پل طاعت سے تو مت در گذر — تا پڑے تجھ پر سلیمانؑ کی نظر
جب تو منظورِ سلیمانؑ آئیگا — دولت دنیا و عقبیٰ پائیگا

حکایت سلطان محمود بایک پسر کہ ماہی گرفتن گل انداختہ بود

ایک دن سلطان محمود از قضا — اپنے لشکر سے پڑا تھا کین جدا
وہ اکیلا اسپ پر جاتا تھا جب تلک — ایک چھورا اسکے آیا ہی تلک
وہ کنارے پر بیٹھے ڈال جگل — فکر سے بیٹھا ہے کھلا جون کنول
شاہ گھوڑے سے اترا اسکے کنے — چلکے پوچھا کیون ہے تو اس غم منے
پس لگا کہنے کہ چھوڑ اے امیر — سات بھائی ہین ہمین ساتون فقیر
مان ہماری ار ملہ ہے ایک رانڈ — مین یہان بیٹھا ہون دل آزردہ مانند
صبح سے تا شام کرتا ہون شکار — کوئی مچھی پکڑے تو نین ہی کوئی اودہار
پس کہا شہ نے کہ ای طفل زیک — آج کے دن مجھ کو کرتا ہی شریک
مان لی تب شاہ کی چھورے نے بات — پس ستا دریا مین گل شہ اپنی ہات
بہت آئی شہ کی برکت سے مچھی — ہاتھ آئی اسکے ایک سے اک اچھی
دیکھکر لڑکے نے اس مچھلیونکو تب — بولا دل مین ہے میرا بخت عجب
پس کہا شہ نے کہ یہ تجھ کو شکار — کیون نہووے شہ تیرا ہی حصہ دار
بولکر اتنا چلا شہ وہانسے جب — حصہ لے اپنا گیا وہ طفل تب

پیر کی جب لگ نہین پڑتی نگاہ
عاقبت کی نین پکڑتی اسکو راہ

تو سوا اندھا اور کوان ہی راہ مین
بے عصا تو جائیگا کیون راہ مین

پیر ہونا پیر اسے مرد خدا
تا دکھاوے تجھکو وہ راہ ہدی

جا ابھی تو پیر کا سایہ پکڑ
تا تیرے ہاتھ آوی یہ دولت مگر

جب کری تجھ صاحب دولت قبول
خار تیرے ہاتھ مین ہوجاوی پھول

حکایت یاری دادن سلطان محمود غزنوی با خارکش

ناگہان محمود نکلا تھا شکار
سو پڑا کین بھول کر لشکر سی پھار

وہان لکڑہارا جو دیکھا اسنے کین
خار لکڑی لادتے تھے خر پہ وہین

گر پڑی تھی لاد اور خر تھا کھڑا
پھر دھنی بن مین مکدر ہوا اڑا

شاہ جب چلکر گیا اسکی نزدیک
فکر مین حیران اسے دیکھا ادیک

پس کہا بوجھا اٹھادوین تجھے
وہ کہا اب کیا نوازیگا مجھے

گر مدد کرتا ہے مجھکو ای جوان
ہی مجھے یہ فائدہ نین تجھ زیان

ہی تیرے مکھڑے پہ خوبی کا جمال
کیا عجب ہی گر کری مجھکو نہال

پس اتر گھوڑے سے شاہ کامگار
گل سی ہاتھونسے اٹھا کر سخت خار

لادوے بوجھا گدھی پر بعد ازان
آملا لشکر سے اپنے شادمان

تب کہا اک فوج کو وہ شہریار
اک لکڑہارا گدھے پر لاد خار

مرغ دویم با ہدہد

دوسرا آیا پنچھی شیرین مقال
اس کہا میرا تو چلنا ہی محال

نا رہی بازو مین طاقت زور بیر
راہ کو ہی اس وضع کے پرخطر

کوئی اُن کی درمیان لگتی ہی گھات
کوئی چل سکتا ہی ایسی سخت بات

سر گنوائے ہین کئی اس راہ مین
جل گئی ہین کئی اُن کی باہ مین

کام اس مارگ مین ہر کس کا نہین
مر پڑونگا ناگہان مین جب کہین

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ ای نامرد تو
کس سبب ہی اس وضع دل سرد تو

جب تجھے کچھ قدر دنیا کی نہین
تو موا تو کیا جیا تو کب کہین

یہ تو دنیا ہے نجاست سر بسر
خلق مرپڑتی ہے اسمین دربدر

جو نکہ کیڑا کیا سڑے گا بند مین
خوار ہو دیتا ہی جی سرگند مین

گر ہمین مرجائین اس مارگ مین زار
خوب ہی تا کہ اس دنیا مین خوار

کئی وضع کے ہین جہانمین پیشوا
عشق کے پیشہ سی ہی کوئی پیشوا

عشق تجھ کو گرچہ بدنامی مین پائی
خوب ہی اس سی کہ حجامی مین لائی

رہزنی کوئی کرکے سولی پر چڑھے
کوئی چوری کرکے جا بند مین پڑی

حکایت شیخ نوقانی رحمۃ اللہ علیہ

نیم زر پایگا وہان تجھکو سو	لیکہ روٹی پیٹ بھر کھا سکھ سی سو
پس کہی یارب تجھے سب ہی عیان	جھاڑنے کو ٹوکرا جھاڑو کہان
پھر جواب آیا وہین بار دگر	مانگ لے ہر کس سی اپنا کام کر
بعد ازان ناچارگی سی شیخ وہین	نیم جو زر جھاڑنے مین پائی کہین
شاد ہو کر جو کئے روٹی خرید	سخت بارا غیب سے آیا پدید
شیخ نے وہان دم لیے نین ذرا	اڑ چلا بارے سے جھاڑو ٹوکرا
گھابرے ہو کر چلے باری سنگات	حیف کھا ملنے لگے آپس کی ہات
یا الٰہی کیون کرون کیا کر کی لون	مول جھاڑو ٹوکری کا کانسی دون
وہ جو پیچھے دوڑتی جاتی ہین لگ	پائے جھاڑو ٹوکرا بن مین اٹک
پس کہی خوش ہوکی دلمین یا اللہ	یہ جہان مجھپر کیا تو کیون سیاہ
زہر کیتا جان مجھپر نان بھی	لے الپس کانان اور یہ جان بھی
پس دیا ہاتف ندا اے نامراد	سالنے جز ہوئے روٹی بی سواد
مین دیا یہ دکھ تجھی سالن کا گر	یہ عطا سنت سمجھ اور شکر کر

حکایت یک دیوانہ خلعت خواستن از درگاہ باری تعالی

ایک دیوانہ تھا ننگا آزاد دل	خلق کو کپڑے دئے دیکھا نشاد دل
پس کہا یارب مجھی بھی کچھ اڑا	کانپتا ہون ٹھنڈ سی مین تھرتھرا

حکایت بی بی رابعہ بصری علیہا الرحمہ

یہان تلک مین آن پہنچی خوار ہو
لاٹے پیرے اگے یہ خوار تو
یا مجھے دے تو اپس کی گھر مین ٹھار
یا میری گھر مین مجھے دی تو قرار
کان سمجھتا ہے کسے یہ واقعہ
جب تلک عاشق نہین جون رابعہ
اس دریا مین کئی وضع سی بوالفضول
آئی لشدن موج در موج قبول
کر دکھاتے ہین کبھی کعبہ سی بار
کب کرین دیول مین حق کا رازدار
جب تو اس گردیسے باہر آئیگا
ہر نفس مین جمعیت دل پائیگا
کٹ رہا ہی جب تلک اس گردا مین
خوار سرگردان رہیگا آپ مین
کس وضع نا ہو سکیگا تو سکی
جب پریشان تجھ کو کرتی ہی مکھی

حکایت یک دیوانہ گوشہ نشین گوید

ایک دیوانہ تھا گوشہ مین کہین
دیکھ اس بولا عزیز مصر وہین
کچھ عجب دستی ہی تیری اہلیت
خوش ہے اس گوشی مین تجھکو جمعیت
پس کہا دیوانہ جمعیت کہان
توڑ کھاتے ہین مجھی مچھر مکھیان
دن کو مکھیان دیتیان ہین مجھ عذاب
رات کو مچھر و نسے نین آتا ہی خواب
کیا سو وہ نمرود کا آدھا مچھر
جو گیا یک پل مین سارا مغز چیر
مین تو مین نمرود لیکن اے حبیب
یہ مچھر مکھیان ہوی میرے نصیب

ہر وضع سے فکر بیجا اصل دسا — دل بدر دو غم سے لایعقل دسا
سوز سے پینے لگا د نزات زار — جون بھنے ٹھکری پہ دانہ بیقرار
ناگہان ہاتف دیا آواز اس — لطف سر رب نی کیا ہمراز اس
جب بچھے کہتا ہی معبود جہان — تو کیا توبہ اول جب ای فلان
پھر کے توبہ کر کیا جب تو گناہ — نین کیا تیرے گنہ پر مین نگاہ
مہر سے اپنے کیا توبہ قبول — رکھ لیا تجھکو غضب سے ای بوالفضول
ہے ایتا تو غم سی پھر جون زار زار — باندآ پھر ای پریشان روزگار
باز آ جب ہی یہ دروازہ کھلا — تو گناہ کرتا بخشتا مین بھلا

حکایت شنیدن آواز لبیک حضرت جبریلؑ از درگاہ کبریا عز شانہ

تھے سنے جبریلؑ سدرہ پر ایک شب — غیب کی پردے ستین لبیک رب
پس لگے کہنے کو دل سی کر خطاب — کس ولی کو حق یہ دیتا ہی جواب
ظاہر اکرتا ہے بندہ کوئی یاد — نین سمجھتا کون ہو وہ نیکذات
جھوٹھہ نین جو خاص ہی بندہ سچا — نفس مردہ دل سی زندہ ہی سچا
یونہین جبریلؑ امین اسکا نشان — ڈھونڈھ دیکھے جا کی ساتوں آسمان
اور بھی طبقات زمین کی ڈھونڈھکر — سات دریا کی سلے جا کر خبر
ڈھونڈھی ساری طرف سی بحر و بر — کین نپایا کس مکان اسکا اثر

حکایت ذوق ستدن مفلس ونان ازدکانداران زاہد بیروی و رحمت

مفتیا ہون دی مفت سودا مجھے
پس اسے بولا دوکاندار ای عزیز
پس دیا ہاتف نے صوفی کو ندا
مین مفت دیتا ہون تجھ مفتی کو مد
رحمتِ حق تو سمجھ جون آفتاب
رحمت اسکی دیکھہ جی کا فر بدل

شہد کھا کر خوش دعا دونگا تجھے
کوئی دیتا ہے مفت مفتی کو چیز
آ ادھر مجھ پاس ای مفتی گدا
شہد تو کیا جسپہ تیرا ہوئے جد
جسکی پڑتی ہی ہر اک ذری پہ تاب
اس پیغمبر کو کہا کیا عز وجل

حکایت عتاب کردن حق تعالی بر موسے ؑ

حق تعالی نے کہا موسی سنگات
تجھکو ستر بار قارون بار بار
کیون ہوا نین اسکو تو فریاد رس
گر مجھے یکبار کرتا وہ خطاب
کاڑ دیتا اسکے دل سی شرک سب
تو کیا اسکو عذابون سے ہلاک
گر کیا ہوتا تو پیدا اسکے تئین
دیکھ انکھیان کھولکر تو اے عزیز
اس وضع کی جسکو بخشایش رہے

بولتا ہو نین تجھے سن ایکبات
عجز وزاری سے پکارا ہا نک مار
رحم اسپر تو کیا نین کیون سو بس
مین بچا لیتا نکرتا کچھ عذاب
دین کا دیتا اسے ذوق وطرب
خاکساری مین کیا اغرق خاک
دکھہ نتھا تجھکو عذاب اسکی مین و بن
لطف کا حق کی تجھے گر ہے تمیز
کیا اسے کس شہ سی آلایش رہے

تم نہین دیکھو حقارت سے اپس
کون ہی تیرے سے دنیا مین سرس

جسم تیرا کل ہی اور جز ہی سو جان
جز سری کل ہی کل سی جز ہوای سجان

کل اتھا جو جز تیرا پیدا ہوا
جز اتھا تو کل پہ نوشیدا ہوا

نین ہی جیو تن سی جدا اور تن سی جیو
دیکھ خوبی پیو سی ہی جیو سے پیو

جب احد کو نین ہی اس رہ مین عدد
جز و کل کہتا نہین ہی تا ابد

ابر رحمت نین برستا جب تلک
شوق دل کا نین ابلتا تب تلک

باغ مین ہوتا ہی جب گل کا بہار
سو تیری ہی واسطے ای دوستدار

وہ فرشتون کی عبادت سربسر
ہی سبھی تجھ واسطے روشن گہر

حکایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ

نقل ہی عباس سی جب حشر کون
ہوئینگے کالے گنہگارونکے مون

ہورہینگی سب خلق حیران و دنگ
دل پریشان اور زیادہ حال تنگ

حق تعالی تب طلب کر کر ملک
جو ہوینگے اس زمین سی تا فلک

کئی ہزاران سال طاعت انکی سب
لیکے بخشیگا گنہگارون کو تب

پس کہینگے وے فرشتے یا اللہ
مارتی ہی کیون ہماری خالق راہ

حق تعالی انسے بولیگا بزان
کیا نفع طاعت سی تمکو کیا زیان

خاک ہونکا اس منے ہوتا ہی کام
بے بجا بھوکو نکو دینا یہ طعام

حکایت صوفی ... وکیون آمدن پیش قاضی

[illegible]

یک طرف سے دیکھنے سب ٹھار آئے
دیکھتے کیا ہین کہ پیر روزگار
بعد ازان لوگون نے بولا ہے عجب
شیخ یون بولا کہ یہ تر دامنان
مین بھی رہ مین دین کی انکی ممن
جب جوانمردی سے میرا دل ہے سرد
جسکو یون ہے راہ مین مولا کی غم
کر تجھے بھی کچھ ہے اس غم کا اثر
بال بھر مین ہون جو کر سمجھیگا یون
خودنمائی کیا یہ تیری دل خوشی
اس خودی کو تو اپس کا بت نکر
بندۂ حق ہے تو مت کر بت گری
جانتے ہین بات یہ سب خاص و عام
بندگی کر بندگی مین رہ سدا
ہین ہزاران بت جو تیری دل مین

ہیجڑونکے گھر مین جاکر شیخ پائے
خشک لب اور نین تر ہین زار زار
شیخ کا اس جای آنا کیا سبب
ہے عجب فرقہ نہ مرد ہین نا زنان
نا مثال مرد نا مانند زن
لاج آتی ہے کہلانا مجھکو مرد
جانتے ہین وے اپس کو کم سے کم
خودنمائی اور خودی سے درگذر
خودنمائی گئی نہین تیری ہیجڑن
خواری و غربت سے دلگیری خوشی
ہو نہ تو بت گر اگر ہے کچھ خبر
مرد دین ہو نہ مرد آذری
بندگی سے کوئی نہین برتر مقام
غیر سے عزت نتو مانگ ای گدا
مست کہلا صوفی اپس کو خلق مین

اے مخنث نین ہے تو مرد دین جب
جامۂ مردانہ تجھکو کیا سبب

تا کہ ... جھوٹ کی دعوی نہ کر ست اٹھا
جگ مین رسوائی ہے اپس کو بچا

حکایت عاشق شدن گدا بر بادشاہ

مصر مین تھا بادشاہ کوئی نامدار
پیش ہوا کوئی اس پہ عاشق بیقرار

[illegible]

جب کہا وہ شہر سے جاؤن مگر | شاہ نے بولا کہ ڈالو کاٹ سر
تب کہا لوگون نے ای عالم پناہ | کس سبب سر کاٹتے ہین بے گناہ
پس کہا شہ نے کہ یہ عاشق تھا | عاشقی کی راہ مین صادق نتھا
گر اسے کچھ عشق کا ہوتا اثر | وہین کھڑا رہتا کہ ڈالو کاٹ سر
جسکو سر معشوق سے پیارا ہوا | عاشقی کے پیٹ سے نیارا ہوا
سر کٹانا گر وہ کرتا اختیار | مین بھی کرتا اسپہ اپنی جان نثار
جب نہین عاشق وہ دعوی دار تھا | سر کٹانا اسکا بہتر کار تھا
یہ کیا مین کام یون ای نیک خوئے | تا جھوٹا دعوی کرے نہین اور کوئی

حکایت سوال کردن مرغ پنجم

پانچوان پنچھی ہوا یون عذر خواہ | یہ میرا ہی نفس دشمن آہ آہ
کس طرح سے مین چلون تیری سنگات | راہ کر رہزن کو لیکر اپنے سات
نہین کرے یہ نفس کب فرمانبری | اس کو نہین سے بنے ہی مجھکو جانبری
لانڈ گا ہوگا جنگل کا آشنا | یہ کونا گھر کا ہے نت نا آشنا
مجھکو تو ایسا عجب آتا ہے یو | آشنا کو کاٹ کیون کھانا ہے یو

جواب دادن ہدہد اورا

حکایت سوال کردن از گورکن

حکایت حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ

سخت کافر ہے یہ نفس پر غرور | مارنے سے نہین مری ناہووی دور
بسکہ کافر پروری ہین ہین ہین | نفس کی فرمان بری ہین ہین ہین
دل تو اک رہوار کا اسوار ہے | ساتھ اسکے یہ کتا مردار ہے
دور تا میدان ہین وہ ہے جتا | لگ کے اسکے ساتھ رہتا ہی کتا
سوار کو ملتا ہی جتنا کچھ شکار | یہ بھی ہو جاتا ہی اسمین حصہ دار
اس کتے کو جو کیا میر ہیے بند | جگ کے شیر ونپر ہی ڈالا وہ کمند
اس کتے کو جسنے عاجز کر رکھا | نعمت حق کا نہین لذت چکھا
اس کتے کو باندھ لایا جو کوئی | قہر کو پھاندیسے بی پرواہ ہوئی

حکایت یکی بادشاہ کہ نزدیک درویش رفتہ بود و درویش وی خیال نکرد

کس گدا پر بادشاہ کیتا گذر | اس گدا نے نین کیا شہ پر نظر
پس کہا شہ اسکو ای مفلس گدا | دیکھ آخر تو بڑا یا مین بڑا
یون کہا پھر بعد ازان مرد فقیر | بات تو مت پوچھ مجھسے ای امیر
گرچہ اپنے کو سراناخوب نین | یہ تو تیری بات پر کہتا ہو نین
جب نہین تو راہ دین کا رازدار | خوبتر تیریسے مین ہون لاکھ بار
حکم مین جس نفس کے تو ہے جنم | سو وہ خر میری سواری کا جنم
سو وہ چڑھکر تیری کاندھی پر مدام | نت پھراتا ہے تجھے دیکر لگام

حکایت روباہ زوباوہ گوید

سوال کردن ...

حکایت حضرت عیسی علیہ السلام

[illegible]

جواب دادن ہدہد اورا

بس کہا ہدہد کہ تیرا نفس سگ
ہی جہان ابلیس کا وہان ہین سلگ
ناتو یہان ابلیس نا تلبیس ہے
آرزو ہر اک تیرا ابلیس ہے
ہوئے اک اک آرزو تیری تمام
تجھکو ہین سو ابلیس تجھ والسلام
ان دنون کی کچھ عجب تاثیر ہی
سر بسر ابلیس کی جاگیر ہے
تو ہوا جاگیر ہین سٹ اسکی ہات
نا کریگا وہ کبھی کچھ تجھ سی بات

شکوہ کردن ابلیس یکی مرید پیش پیر خود

کوئی کیا ابلیس کا جا کر گلہ
پیر سے اپنے جو تھی صاحب جلہ
جو پڑا ہے وہ لعین میری دنبال
چھوڑتا نہین کس طرح میرا خیال
رات دن کرتا ہی مجھسے مکر و فن
دین کا میرے ہوا ہی راہزن
پیر نے اسکو کہا ابلیس بھی
دکھہ تیری در رو گیا ہی یہان ابھی
جو میری جاگیر ہے دنیا تمام
سو وہان کرتا ہی آ کر دھوم دھام
تم کہو اسکو کہ اے مرد خدا
چھوڑدے جاگیر میری ہو جدا
مین بھی تیرا چھوڑ کر دونگا خیال
بے فکر تو ہو ویگا رستہ سنبھال
نین مجھے کچھ دین کی لوگو نسے کام
اصل مطلب یہ میرا ہی والسلام

حکایت دعا خواستن بادشاہ بوقت نماز و جواب دادن دیوانہ

[illegible]

حکایت

[illegible]

حکایت نقطہ دانی گوید

کیا کہا ہی خوب کوئی مرد یقین — یہ خلایق ہوش جنکو کچھ نہین
قبر مین مردیکو رکھتے منہہ پھرا ہین — مغز معنی کو نہ ہرگز پھر کو پائین
کیا ہوا جی مکھہ پھرایا اب گئے — منہہ پھرایا ہین جو جیتے جی اپنے
خشک ڈالی کو جو کوئی پیرا تو کیا — مرگئے پر کوئی منہہ پھیرا تو کیا
زندگی مین جسکو ہی دنیا کہ جب — عارفان کہن ودہی ناپاک جب

در سوال پنچھی ہفتم کردن

ساتوان آیا پنکھی کوئی بعد ازان — معذرت سو اسطرح کھولی زبان
جو میرا جی تو بہت زر دوست ہی — عشق زر سو مغز باقی پوست ہی
جب تلک جون گل نہین زر مجھ کنی — کاہ ہون گل کی مثل گلشن منے
عشق مال و عشق گنج و عشق زر — مجھکو معنی سے کیا ہے بیخبر

جواب دادن ہدہد آن مرغ را

پس کہا ہدہد کہ ای دنیا پرست — کیون ہوا ہی اسطرح غفلت سی مست
زر سو کیا ہی ایک رنگی زرد سنگ — تو سو خوش ہو بچون من دیکھ د نگ

[illegible]

حکایت عابد کہ باری تعالی برو وی عتاب کردہ بود

[illegible]

آپڑے کہیں بن بہانے مین مگر
آئی اک مارگ مین وان ڈالی نظر

بعد ازان پوچھا مرید ما یہ در
پیر سے اپنے کہ جانا اب کدھر

شیخ بولے چھوڑ اپنے ڈر کی چیز
پس چلا جا ہر کدھر بھی ای عزیز

زر سو کیا جیو کا خطرے مرد راہ
کیا یہ دنیا دین مین اے آہ آہ

تو سوز زر کی فکر مین سب دن مدام
کئی ہنر کی فکر مین کرتا ہی کام

دین کے مارگ سنی تو پڑ رہے
جو گدھا دلدل منے پھنسکر رہے

زر سو کیا ہے باٹ مین تیرے کوا
تو سو پابند اس منے پڑ کر موا

اسکو ویسے کر حذر ای پیر کہن
اس سی منگ حفظ حق سی یوسف کی نمن

حکایت حسن بصریؒ از حضرت بی بی رابعہؒ سوال کردہ بود

شیخ بصری رابعہ کی آئی پاس
جا کی پوچھی بات یہ وہ حق شناس

وی سخن جو ہونگے کہیں تم سے
تا تمھین بولو نہ بولا اور سکنے

خود بخود جیو دل سے وہ بجا ہوویگا
سو مجھے بولو جو بر جا ہووے گا

پس کہی بی بی کہ اے شیخ کبار
سوت مین کاتی اتھی کئی ایکبار

آئے دو دینار اسکے مجھ کو ہین
بین لئی دو دو نوکتین مین ہاتھ مین

خوف سی آفت کی ڈر کر دل مین لیک
ہاتھ مین ہر ایک لئی دینار نیک

تا مبادا ملکے دو نو ایک بار
راہزن ہوجائین میری ایکبار

[illegible]

سوال پنچھی ہشتم

بعد ازان آیا پنچھی وان آٹھوان — غمزدہ خاطر پریشان دل گران

پس کہا مجھ کو کہ یاد آتا ہے گھر — جسپہ خرچا ہون بہت سا مال و زر

خاص مہاری اور چھجے ہین زرنگار — دلکشا و جان فزا چون روی یار

ہووے جسکو دیکھتے دلکو فرح — کس وضع اس گھر کو دون مین کسطرح

بیٹھتا ہون بادشاہ مین ہو کو ہان — بادشاہی چھوڑ کر جاؤن کہان

کان پھرون گھر چھوڑ کر مین دار دار — راہ کا دکھ سونتا کان جاؤن یار

باندھتا ہی گھر میرا جنت سے ہوڑ — کوئی عاقل جای کیون جنت کو چھوڑ

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد سے ای کم ہمت — کیون رکھا ہی یار سرجی کو ٹکٹ

کیا ہے جنت بہار کی مٹی خراب — تو اسمین جلکے ہوتا ہے کباب

گھر تیرا جنت ہو یا گر خلد ہو — ہی اجل کا تجھ بندی خانہ سنو

موت سے تجھکو اگر ہونا امان — خوب تھا یہ گھر تجھے اور یہ ٹھکان

حکایت تعمیر نمودن بادشاہ ایوان بلند و جواب دادن یک زاہد اورا

[illegible]

حکایت روستائی و تعمیر نمودن خانہ زرنگار

کوئی بازاری کیا گھر زرنگار — جب ہوا گھر حسن و خوبی سی تیار
قصد دل پر میزبانی کا کیا — شہر کے لوگون کو دعوت جا دیا
دوڑتا پھرنے لگا تب گھر بگھر — خلق عالم کو بلانے ہر کدھر
کوئی دیوانہ دیکھکر بولا اسے — بات کہتا ہون تجھے اگر نا ہو غصے
دل منے میری بھی تو انجام دیکھ — جو تیری گھر جاکی اکدم آؤن لیک
نین ہی مجھ کو فرصت اس شغل سے — مین نہ آتا ہون تو سن اس عذر سی

حکایت عنکبوت یعنی مکڑی

دیکھ لے مکڑی کو اے صاحب جمال — کس طرح کرتی ہے دل مین کی خیال
سانڈھ مین لوگون کے جالا باندھکر — دام کرتی ہے مکھیون کا سر بسر
کوئی مکھی سپڑی تو اسکا پیکے لہو — کرکے رکھتی ہے ذخیرہ ہو بہو
وہ مکھی جالی منے جب سوکھ جائی — بعد ازان آہستگی سی اسکو کھائے
ناگہان گھر کا دھنی اسٹہار آ — توڑ کر سٹتا ہے سب یکبار کا
ہے یہ دنیا حق تیری سن ہو بہو — یہ تیرا گھر اور ذخیرہ ہو بہو
ایکدم مین ہوگی جاوی سب فنا — کان رہیگا جان و دل اور یہ بنا

حکایت شخصی کہ پسر او وفات یافتہ بود

[illegible]

مجھ خیال اسکا ہوا ہی راہزن	آگ مین جلنا ہی سارا تن بدن
ایکدم بن اسکے مجھ آرام نین	صبر سے اک ذرہ مجھکو کام نین
دل نہین مجھ ہاتھ اب مین کیا کرون	کس طرح سے پاؤن رستی مین دھرون
کس طرح اس ماہ رخ کی رخ بغیر	رخ کرون کس رخ کدھر کو جاؤن سیر
درد کو میرے تو درمان ہی نہین	عشق مین ہی کفر اور ایمان نہین
کفر اور ایمان میرا عشق ہے	درد کا درمان میرا عشق ہے
عشق کے غم مین نہین کوئی ہمنفس	ہمنفس میرا تو مجھکو عشق بس
عشق نے اسکے جلایا ہی مجھے	خاک و خون مین وہ نہلایا ہی مجھے
ہو رہا ہون صبر اور طاقت سے طاق	سدھ نکلجا دل مین بیٹھا ہی فراق
چاک سے زار و زار سینہ آہ آہ	دل ہوا ہی غرق خون تن خاک راہ

جواب دادن ہدہد آن مرغ را

پس کہا ہدہد کہ ای صورت پرست	منزل معنی سی مطلق دور دست
عشق صورت مین ہی عشق معرفت	عشق شہوت باز ہی حیوان صفت
جس کتئین جس روپ سی نقصان ہے	جیو لگانا اسپہ اسکا زیان ہے
جب تلک نہین اصل حسن بیزوال	کفر ہی اس حسن پر بندھنا خیال
بھول مت اسقدر خوبی حسن پر	جانتا ہی جسکو تو مثل چندر

حکایت عاشق شدن

بر کنیزک استاد خود

اک جوان نوخیز تھا چالاک و تیز
صاحب ہوش و فراست باتمیز

رات دن تھا علم کی تحصیل مین
کوئی گھڑی جاتی نتھی تعطیل مین

سب دنیا کا چھوڑ دیکر کاروبار
بحث اور تکرار مین تھا استوار

باحیا تھا نیک بخت و باشرم
پاک صورت متقی تھا دل نرم

مہربان اسپر اتھا استاد بھی
نین کیا اکدن غصہ اسپر کبھی

جہان تلک شاگرد تھے اسکے تمام
سب سی زیادہ پیار تھا اسپر مدام

از قضا استاد کے گھر مین مگر
خوبصورت تھی کنیزک جون چندر

دلربا دلدار دلبر جونکہ حور
جسکو پاکان دیکھکر ہون ناصبور

نازنین نازک بدن تھی سرسری
رشک کھاوی دیکھ اسے حور و پری

فتنہ غمزہ نازنین ناز و ادا
عاشقون کا جان و دل جسپر فدا

حسن دریا مکھ کنول تل جون بھنور
زلف اس دریا سی نکلا سو عنبر

شکرین لب شہد سی امرت بچن
نین جون بادام منھ پستے دہن

دیکھ اسکو نین بھر شاگرد وو
مبتلا ہو کر گیا اک پل مین ہو

دل اپس کا مدرسے سی توڑ کر
علم و دانش کو دیا سب چھوڑ کر

عشق کا ابجد لگا کرنے کو یاد
حسن کے دلبر کو سمجھا اوستاد

درس علم و فضل کا دل سے بسار
دل لیا لینے کو درس روی یار

عشق سے جسکے کیا تھا رنگ زرد | کیون ہوا گیا ہو گیا وہ عشق سرد
آرزو جسکی تو کرتا تھا مدام | وہ سو ہے اس طشت مین بھر کر تمام
یہ نجاست اس سے جب باہر پڑی | مجل ہو کر سامنے نیر ہو کھڑی
تو تھا عاشق مگر اس یار کا | بلکہ عاشق تھا اسی مردار کا
بات یہ سنکر جوان توبہ کیا | بار دیگر مدرسہ کی رہ لیا
جسکو ہے صورت پرستی کا خیال | کب صفت سے ہوئیگا اسکی وصال
اصل صورت نفس شیطانی سمجھ | اصل معنی وصف روحانی سمجھ
ترک صورت کر پکڑ عشقی صفت | دیکھ زان پس آفتاب معرفت
نقش صورت خلط خونسے بیش نین | مرد صورت مرد دور اندیش نین
خلط اور خونسے ہوا صورت زیب | تو نہ کھا اس خلط اور خون پر فریب

حکایت سوداگر کہ کنیزک خود را فروختہ بود

ایک تھا تجار کین با ملک و مال | ایک لونڈی تھی سو صاحب جمال
ناگہان بیچا اسے وہ کسکے ہاتھ | پھر کے پچتانے لگا وہ نیکذات
پاس جا کر اس شخص کو یون کہا | پھیر کنیزک مجھکو دے تو نفا
نین دیا پھر وہ کنیزک اسکو جب | ہو رہا ایسا پریشان حال تب
ہر گھڑی رستے پہ جا کر غمزدا | خاک سر پر ڈالتا تھا وہ سدا

حکایت کشتن شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

پس کہا وہ ڈوریا اے نامدار — اس کیتے پر ساز ہے جو ہر نگار
گرچہ جنگل ہے بہتر اسکی سزا — یہ زر و گوہر رہے مجھکو روا
شاہ بولا یونہی جانے دے اسے — تا عزت کی قدر خواری یہ دے
زیب و زینت جب اپس کی پائیگا — یاد کر مجھکو بہت پچتائیگا
وہ کتا گیا ہے سمجھ اپنا نفس — کر رہا ہے ہر پہ دنیا کی ہوس
فضل و رحمت حق تعالی کا بسار — ہی پریشان اس جنگل مین خوار زار
ہے تجھے اول سے حق کی آشنائی — کیون لیا ہی یون غفلت سی جدائی
رکھہ قدم عشق حقیقی مین مدام — نوش کر مردون مثل سختی کی جام
دم پکڑ رہ گرچہ سولی پر چڑھائین — ڈر نہ تو گر جیو کا یک ہو کی جائین
جان اس سولی کو یک خس کی مثال — اژدہا کو ایک چیونٹی کر خیال
عاشقان نورہ مین اس بیچون کی — نت رہین پیاسا اپس کی خون کے

حکایت بر دار کشیدن منصور حلاج را

جب چڑھائے دار پر منصور کون — جز انا الحق نین کہی کچھ جیب سون
عالمان یہ سنکے انکی سخت بات — کاٹ ڈالی دھڑ سی انکی پاون ہات
لہو نکل جا کر پڑا جب زرد مون — ہاتھ تھوتھو نسے لگائی منہ پہ خون
تا کہے نا کوئی مرد عیب جوئے — خوف سے پیلا ہوا ہی رنگ روئے

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد کہ اے زار و نحیف | چھوڑ دیویگا تجھے کب وہ حریف
کیا یہ تن ہار و نکاہی اے بیخبر | مغز جھڑ جھڑ جائیگا اکدن جنجھر
یہان جو کوئی آیا سو آخر جائیگا | ہے جو کوئی زندہ سو وہ مر جائیگا
نین تجھے یان بھی بچا لینگے بدل | لائیہین آخر لیجائینگے بدل
یہ فلک نو طشت ہے اوندھا مگر | پس رکھے ہین تس شفق لوہو سی بھر
آفتاب تیغ زن سر کاٹ کاٹ | طشت نت بھرتا ہی لوہو چاٹ چاٹ
تو اگر آلودہ ہے یا پاک ہے | ایک قطرہ آب سے وہ خاک ہے
اصل مین ایک بوند ہی پر اسکی ذات | کیا چلیگا بوند کا ذرہ سنگات
سب عمر مین عیش کرتا آئے گا | سوز اور زاری سی اکدن جائیگا

حکایت ققنوس نامی مرغ ست

طرفہ تر ققنوس کوئی سے ہے جانور | ہند کے کین ملک مین وہ ہی مگر
چونچ اسکی ہی لمبی وہ سب سی نیک | ہی مگر اس چونچ مین سو چھید لیک
پس ہی ہر اک چھید مین آواز اور | ہی ہر اک آواز مین کچھ راز اور
جب کرے چھید و نسے وہ آوازہا | مرغ و ماہی ہو رہے سن بیقرار
ہو رہے ہین سب دندی چپ وہین | سر بسر جا کر پڑین خاموش وہین

حکایت حضرت عیسی علیہ السلام کہ ایک نوبندہ بود از چشم

ایکدن مرنا ہوا تجھکو ضرور	نا سمجھنا موت کو آپس سی دور
موت گرچہ سخت نا محبوب ہے	سرکشون کو نرم کرتی خوب ہے

حکایت گریستن پسر بر جنازہ پدر

کوئی چلا تھا باپ کے تابوت سے	بات کہتا راہ مین تھا باپ سے
جو اپس کی عمر مین اس بھانت روز	نین نظر آیا مجھے پر درد و سوز
پس کہا کوئی مرد صوفی رہگذر	کیا ہی یہ غم جو تو دیکھالے پسر
گر یہ مردہ جی کر اُٹھتا تو تجھے	اسپہ جو گذرا سو وہ کہتا بچے
ہی یہ دنیا جائے غم رنج و ہلاک	یونہی ہوگا دل تیرا غم سی ہلاک
اس جہان مین گر تجھے ہی تخت و تاج	جائیگا سب چھوڑ اکدن لا علاج
کیا ہی تیرا حال کہہ اسوقت سو	جواب بولا وہ کہ اب پوچھو نکو

حکایت یکی بادشاہ در حالت نزع

بس خلیفہ کی ہوئی جب چل بچل	پس گئے پوچھا کہ ای شاہ اجل
کیا ہی تیرا حال کہہ اسوقت سو	شاہ بولا مجھ کو تم پوچھو نکو
عمر گئی بیفائدہ میری تمام	اب ملونگا خاک مین جا والسلام
ٹل گیا سب بادشاہی کا بہار	پت جھڑ ی سر آ لگا ہے کاروبار

گم اپس کو کر نہ تو خوبی پہچان | راز اپنا ڈھونڈ لی جا تنک ہے جان
گر چھپانا تو نہ جیو ہے جب تلک | کیا چھپانیگا ہوا جب جیو الگ
نا تجھے کچھ ہوشیاری مین خبر | نا موئے پس کچھ ہے جیو کا اثر
کئی ہزاران سو بین پڑی درمیان | کیون چھپانیگا اپس کو ای فلان

حکایت حکیم بقراط چون او را مرگ پیش آمد و پرسید شاگرد او را

جان جب بقراط کا جانے لگا | وقت آخر کا نزدیک آنے لگا
تب کیا شاگرد نے اس سی سوال | کان تجھے رکھنا سو مجھ سی بول حال
کیا کفن دیوین تجھے اور کیون نہلائین | کان رکھین کس خاک مین اور کیون بنائین
پس کہا بقراط نے اسکو وہین | جب ہوا تو پائیگا رکھ سر کہین
مین تو جیو تے جیو بنایا آپ کو | مر گئے پر پاویگا کیا مجھکو تو
اب جو آیا ہے مجھے وقت گذر | جاونگا مین کان سو مجھکو نہین خبر

حکایت سوال کردن پنچھی یازدہم

گیارھوان آیا پنکھی رو نا مراد | پس کہا مین نین ہوا کب بامراد
غم رہا ہون دیکھتا سارا جنم | دل خوشی پایا نہین کیا یکدم
بولتے آتا نہین غم کا بیان | خون دل ہوتا ہے انکھیون سی روان

حکایت شیخ ابو سعید ابی الخیر رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]

وہ بلائین انبیون پر بے خطا
حق تعالی سے ہو یہان مخفی عطا

کل بلائین راہ مین مولا کی سب
جو سینے مین آنچ ہو ای بو العجب

یہان جو کچھ کرتا ہے تجھپر درد و رنج
وہ سمجھکر دیکھ تو ہے عین گنج

خواب مین دیکھے جو کوئی روتا اپس
اسکو ہے تعبیر خوشحالی سو بس

دیکھتا جو تو رہا ہی سب جنم
دمبدم حق کی عنایت اور کرم

سو تجھے کسوقت یاد آتا نہین
ایک دکھ تجھسے سہا جاتا نہین

پس یہ تیری کس وضع کی دوستی
دلمین اپنے کچھ سمجھ ای پوستی

حکایت یکی بادشاہ کہ نوکر خود را بار دادہ بود

ایک نوکر کو دیا کوئی بادشاہ
لطف سی کچھ پھل کرم کی کر نگاہ

وہ سوا اس لذت سی پھل کھانی لگا
جب شہنشہ دیکھ پچتانے لگا

پس کہا شہ اسکو اے روشن گہر
دی مجھے بھی ایک ذرہ توڑ کر

یونہی وہ بھی توڑ کر آگے رکھا
سخت تر کڑوا لگا جو شہ چکھا

پس کہا شہ نے کہ ایسی تلخ چیز
کس وضع کھاتا تھا تو اے عزیز

بعد ازان جا کر ادب لا کر بجا
عرض کیتا یون کہ اے فرمانروا

مین جو تیرے فضل سے نت دمبدم
نعمتان کھاتا رہا ہون سب جنم

آج گر اک چیز کھایا تلخ تو
کیا ہوا میٹھا ہے مجھکو اس سے او

[illegible]

سوال کردن مرغ دوازدہم

بارھوان آیا پنکھی کا سے رہنما / کیون ہے جو کوئی امر حق لاوے بجا
حکم سے کرتار سے طاعت مدام / نا رکھے کب کچھ قبول در دکام
کیا نتیجہ ہوویگا اسکا سو بول / اس گرہ مشکل کو میری دے سے کھول

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد نے کیا خوش ہے سوال / مرد کو اس سے زیادہ نہین کمال
امر حق لایا بجا وہ چھٹ پڑا / مایۂ سختی سے جان پر لٹ پڑا
حکم سے طاعت اگر ہی ساعت ایک / طاعت بحکم سی سالہ سی نیک
حکم جز حق کی جو کوئی طاعت کری / وہ کتے کی خصلت خاصیت دہرے
گر کتا محنت کیا تو کیا ہوا / کچھ اسے حاصل نہین غیر از جفا
حکم حق سے جو کوئی طاعت کیا / اجر اسکا اک جہان بھر کیا
حق نے جو فرمایا وہ لانا بجا / کچھ نہین اپنا تصرف یہان روا

حکایت بادشاہ کہ شہر را آراستن حکم فرمودہ و خود در میانش آمدن

کوئی چلا تھا بادشاہ اپنے نگر / حکم فرمایا رکھین رستے سنور

تم نے سراک زیب و زینت کی سات — شان دکھلائی بروجہ الصفات

گر نہ کرتا حکم میرا یہان گذر — کب جدا سر تن سی ہوتا تن سی سر

کام کیتنے ہین بچارے بندیان — گر گئے ہین جان اور تن کا زیان

حکم میرا ہین یہان دیکھار دان — تب اثر کر ہین کھڑا ہون اس مکان

خلق نے دیکھا کہ اپنا عز و ناز — حکمت و فن سی ہوئی ہین حیلہ ساز

یہ بچارے ہین تو سرگردان سب — حکم اور فرمان مین حیران سب

کوئی کیا ہی پیش اپنا نقد جان — گم کیا کوئی ہاتھ اک کوئی اور کان

حکم کی ہین سب غریبان انتظار — تاکہ چلکر جائین سو لیکے تلھار

یہ بندی خانہ مجھے گلشن دسا — لطف میران سبھونکو ہے دسا

بندگی سے حکم پر چلنا بھلا — حکم سے اک مو رے نا ٹلنا بھلا

حکایت شیخ قطب عالم بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

قطب عالم با برکت نامدار — خواب دیکھا اس وضع سی ایک بار

جو ہین اور ترمذی اور بایزید — راہ سی جاتی ہین با گفت و شنید

پس کئے دونون نے مجھکو پیشوا — مین بھی انکے حکم سے آگے ہوا

بعد از ان ہشیار ہو کیتنے بچار — جو دئے کیون وہ بزرگان مجھ وقار

تاوسی تعبیر اسکی پچھ مگر — آہ بیخود ہو گیا تھا اک سحر

جواب دادن پیچ کشان ...

بات یہ جاکر کہا کوئی شاہ کو	شہ نے فرمایا کہ اس گمراہ کو
ترت سولی دو اسے ناکر درنگ	جور کہا نین وہ میرا ناموس و ننگ
تاکہ جگ مین خلق کو عبرت رہے	یہ سزا اسکی جو بےحرمت رہے

سوال مرغ سیزدہم در حضور ہدہد

تیرہوان آیا پنکھی سو بیدرنگ	خرچ کو میری نہین ہی کچھ اونگ
جو میرے ہاتھ آئی سو خرچون تمام	جمع کرنا ہی مجھے مطلق حرام
جسگھڑی جو آئے سو پھر کرپائی	نین کئی لگ خرچ دلمین کہ خدائی
نقد کو کچھ نین کیا جاتا جتن	ہاتھ کو لڑتا ہے بچھو کی منن

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد کہ یہ تو خوش دسے	خوئے یہ ہوتی ہے اکثر کم کسے
یہ جوانمردی کی خصلت ہی تمام	سربسر یہ پاکباز و نکا یہ کام
راہ مین مولا کی جو کچھ ہے سو دے	بعد ازان اسکا نفع تو دیکھ لے
اس جہانمین دل اپس کا سب سے توڑ	جو ٹٹا تو اسکو پھر کر تو نہ جوڑ
دے جلا اک آہ سے سب ایکبار	خاک مین جا بیٹھ ہو کر خاکسار
جب کریگا تو اپس کو اس وضا	ہووےگی حاصل تجھی حق کی رضا

حکایت شیخ ابو الحسن خرقانی

حکایت فرعون ملعون

گرچہ ہے میرے پہ سو سو غم پہ غم — مین اپس پر جاتا ہون کم سے کم
کھینچتا ہی حق جسی اپنی طرف — راہ دیتا نین زبانکی اسطرف
لذتان کرتا ہی سب اسپر حرام — دکھ منے رکھتا ہی ت اسکو مدام
کئی ہزاران عاشقانکی جیو نزار — اسکی خونریزی پہ ہوتی ہین نثار
جب کرے دو چیز کا وہ میزبان — امتحان کا بھیجتا ہے کاروان
عاشقان یون آرزو نت لہتے ہین — جی اپسکی جیو کو قربان کرین

حکایت ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ذو النون پیشوائے نامدار — نقل کرتی ہین کہ مین کب یکبار
کہین بیابان مین چلا تھا لیکے راہ — جب توکل پر خدا کے کر نگاہ
وہان نظر آئی مجھے چالیس تن — خرقہ پوشان اور بیجان بی کفن
عقل میری ہوش سی جاتی رہی — یہ کہ شعلہ دل منے کھاتی رہی
پس کہا مین جیو مین ای پروردگار — دوستونکو کیون کیا تو خوار و زار
تب دیا ہاتف نی مجھکو یون ندا — کام میری یونہی ہین ای مرد گدا
دوستونکو یونہی کرلیتا ہون مین — پھر کے انکا خون بہا لیتا ہون مین
جب تلک ہی خون بہا میری کئے — مارتا ہون دوستونکو تل منے
کیا ہے انکا خونبہا میرا لقا — جس لقا سی پاینگے دایم بقا

مدعا کی تن پہ ہمت بس ہے | عشق کی جذبہ کو مقناطیس ہے
جسکو ہمت پر ہو ویگی دسترس | ہاتھ آیا ہے اسے سمجھو پرس

حکایت یوسف را بُردن و در بازار مصر فروختن

جسگھڑی بازار مین یوسف کو لائی | مصر کی لوگان خریداری کو آئے
کوئی تو انکو وزن سے پانچ بار | شوق سو دینے لگی مشک تتار
کوئی ابرابر اسکے زر دینے لگا | کوئی جواہر اور گہر دینے لگا
آگھڑی ویسے مین وہان اک پیرزن | تن سو چرخہ سر سو گالہ کے مَن
لیکے آئی ایک تانہ سوت کا | وہ سو مایہ تزت اسکے قوت کا
پس کہی دلال کو یہ سوت لے | بیچتا ہی تو مجھے یوسف کو دے
بعد ازان ہنس کہا دلال وو | تو سو کیا اور کیا تیرا تانا ہے یو
کان ہیرزر کا گنج کان تیرا یہ سوت | تو دیوانی ہوئی کیا لاگا ہی بھوت
پس لگی کہنے بوڑھی دلال سے | جانتی مین بھی ہون اپنی ذات سے
لیکن اتنا بس مجھی دنیا مین پاؤن | جو خریدارو مین یوسف کی کہاؤن
پاوے ہر کوئی جگ منی ہمت سی نام | راہ مین مولا کی ہمت آوے کام
دیکھ ہمت بلخ کی سلطان کی | کس طرح کی سلطنت کس شان کی
چھوڑ کر اک پل مین ہو سب سی جدا | کیون لیا مردون منی راہ خدا

حکایت مرد عاشق پیشہ باترک

[illegible]

گر تو ہوتا ہے ہمارا دوستدار | کھینچ لیتے ہین تجھی دنیا سی بہار
اور ہماری دشمنی گر ہے تجھے | دین سے دکھلائین خارج کر تجھی
دوست ہی تو آ ہمارا ہو رفیق | ہی اگر دشمن تو لے اپنا طریق
پس کہا سنجر نے انکو مجھکو تم | بین یہ دو باتون منی ہوتا ہون گم
نا تمھارا دوست ہو سکتا ہون مین | نا تمھاری دشمنی رکھتا ہون مین
نا تمن سے فخر ہے نا مجھکو ننگ | نا تمن سی صلح رکھتا ہون نہ جنگ
مین ابھی جاتا ہون تم خوش ہو رہو | نا مجھے تم یہ کہو نا وہ کہو
کیا ہی ہمت یہ پکھیرو سر بسر | دمبدم پرواز جسکا تیز تر
سیر اسکا عالم ہستی سے بہار | عالم ہشیاری و مستی سے بہار

حکایت مرد دیوانہ کہ شب زاری میکرد

اک دیوانہ رات کو رو رو کے زار | بولتا تھا یہ جو کیا ہے روزگار
اک پٹارا ہے کہ جسمین ہم تمام | پھڑپھڑاتے ہینگے جون مرغان تمام
موڑے جب سرسون سٹی سرپوش کاڑ | جسکو پر ہو جائے اڑ دو بازو کو جھاڑ
اور نہین جسکے پرون سو پڑ رہے | پس پٹاری مین جفا کی اڑ رہے
گر تجھے بھی ہونگے ہمت کی پر | جائیگا اس قید سے پرواز کر
بند ہی تو اس پٹاری مین جبلک | کر اپنے بال و پر پیدا ملک

[illegible]

حکایت احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]

ہے مجھے جو شب کی بیداری حیث	گرد اس خورشید کی پھرتی ہون نت
دیکھتی ہون جب مین خورشید مجاز	چھپ رہے ہون گھر مین اپنی ہو براز
جسکے تین ہے نقد خورشید الٰہ	وہ تجھسے آتا نہین ہرگز نگاہ
گر تجھے ہمت ہی بازو نکے من	ہاتھ پر شاہانکے ہو تیرا وطن
ہی اگر میرے من ہمت نہین	کسکے نظرون مین تجھی حرمت نہین
جسکو ہمت ہوئیگی سو مرد ہے	وہ تو صورت کندگی سر فرد ہے

سوال مرغ پانزدہم

پس پوچھا پنکھی پندرھوان باصفا	کیون ہی اس درگہ مین انصاف وفا
طبع مین میری جم انصاف ہی	بیوفائی سے بھی سینہ صاف ہی
ہوئیگی جسکی طبیعت اس وضع	کیا جزا اسکا ہو و بیگا کس وضع

جواب دادن ہدہد اورا

پس دیا ہدہد نے اسکا یون جواب	سب سے ہی انصاف کی خصلت صواب
کیا کہون انصاف کی مین تجھ سو بات	ہی سچی انصاف سلطانی صفات
تجھسے گر ہو آئیگا انصاف ایک	عمر کے روزے اور نمازو سے ہی نیک
دلمنے انصاف اپنے جو کرے	سب سے زیادہ وہ جوانمردی کرے

حکایت اسیر نمودن راجۂ ہندو سلطان محمود مسلمان کردن اورا

[illegible]

حکایت غازیان کربلا

کافران جہاد کردہ بود

کچھ نتھا اسکو بغیر از سوز و آہ — روز اسکا رات سی بدتر سیاہ

سوز و زاری جب گئی حد سی گذر — ہوئی بزبان محمود سلطانکو خبر

بس بلا راجہ کو شاہ نامدار — مہربانی سے کہا کیون تو ہی زار

ہین تجھے دونگا ابھی کچھ ملک و مال — جو تو اک ساعت مین ہوویگا نہال

رو نہ تو اس طرحسے راجہ غفیر — دکھ منے اپنا نہ کچھ کا تو سربسر

بس لگا کہنے کو راجہ شاہ کو — مین تو روتا نہین ہون ملک و جاہ کو

گریہ زاری ہی مجھے اسکے سبب — جب قیامت مین کہیگا مجھکو رب

ای میری بد عہد بندے بیوفا — تو کیا ہی کس طرح مجھ سے جفا

نین کیا تو یاد میرا اب تلک — تجھپہ نین محمود آیا جب تلک

جب کیا لشکر کشی تیری پہ او — آسرا میرا لیا اسے زشت خو

نین کیا تو یاد بن لشکر مجھے — دوست سمجھون یا کہ دشمن تجھے

اس وفاداری منی ہی کیون روا — کب تلک مجھسے وفا تجھسے جفا

اسطرح گر حق کرے مجھسے خطاب — کیونکہ دون اس بیوفائی کا جواب

ہی شرمساری مجھے اسبات کی — سوز دن کا اور زاری رات کی

تو بھی ای درویش یون اندیش آ — آہ انصاف و وفا در پیش لا

ہے وفا تجھکو تو عزم راہ کر — نین تو ہاتھ اسباب سی کوتاہ کر

جو ہوا راہ وفاداری سے دور — ہے جوانمردی مین اسکی کچھ قصور

حق تعالی نے کیا مجھپر عتاب — بیوفائی کا دیا مجھکو خطاب
سنکے اتنی بات کافر آشکار — ایک نعرہ مار رویا زار زار
پس کہا یارب کہ مجھ دشمن بدل — دوست کے احوال پر لایا خلل
بیوفائی کیون رکھون مین اب روا — لطف سے دکھلا مجھے راہ ہدا
ای دریغا مین تو سب اپنی عمر — فضل سی تیرے رہا ہون بیخبر
اس وضع کافر پہ ہی جب فضل رب — پس نہو تو بیوفا اور بے ادب
فضل کر کوئی روز تا طاس فلات — مجھسے تیری فعل بولی یک بیک

حکایت قحط سالی کنعان و آمدن برادران یوسف ع در مصر

قحط سی بھائی دکھیو یوسف ع کی جب — مصر مین کنعان سے آئی چلکے سب
قحط سالی کا لگے رونے کو دکھ — آپ سو حشمت نکے سر اک دھوپ رکھ
حضرت یوسف ع تو برقع منھ پہ ڈال — تخت پر بیٹھے تھو با جاہ و جلال
پاس تھا اک طاس پس اس طاس پہ — ہاتھ مارے تب اٹھا جھنکار پر
پس کہی بھائیو نکو یون ای یار ہو — کیا خبر یہ طاس کہتا ہے سنو
بعد ازان بولی وہ یاران ناشناس — کیا سمجھ ہمکو یہ کہتا کیا ہی طاس
تب کہی یوسف ع کہ مین بولون بچن — طاس جو کہتا ہی سو راز سخن
کوئی تمہارا بھائی تھا یوسف ع مگر — پاک صورت رشک خورشید و قمر

حکایت در سوال

سولھوان پنکھی سوداگر یون کہا	ہی کچھ اس درگہ مین گستاخی روا
جو کرے گستاخ ہو کر بات کو	کس طرح اسکی جزا مجھسے کہو

حکایت جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد کہ جو ہے اہل راز	قرب سی حق کی ہے دایم سرفراز
گراو گستاخی کرے تو سہل ہی	محرمیت کی سبب وہ اہل ہے
جسکو ہی معلوم حرمت اور ادب	وہ جو گستاخی کرے تونین عجب
تا کہ ہر اک بے ادب جا کر نفر	قرب کی دستور سے ہے بیخبر
وہ جو گستاخی کری خاصونکے سار	جان اور ایمان گنواوی ایک بار
ناز محبوبان کرین تو کیا عجب	جو دیوانی ہین محبت کی وہ سب
وہ جو گستاخی کری تو خوش دسے	بات دیوانیکے سن ہر کوئی ہنسے
وی سلامت ہین ملامت سی مدام	کوئی خاطر لاوی نین انکا کلام
تو بھی دیوانہ ہے تو گستاخ ہو	بار کو دیوانگی کے شاخ ہو

حکایت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ

کین جنگل مین بایزید نامور	جا کے بیٹھے تھی کہین زیر شجر
مست بیٹھے تھی دو جگ سی بیخبر	سر پہ ٹوپی اور گدڑی اوڑھکر

حکایت مجذوب گستاخی کردہ بود

حکایت گستاخی کردن

[illegible]

در جناب کبریا کسے دیوانہ

ایک دیوانہ شہر کی طفلوں نسے در | مارتی تھے اسکو کنکرا اور پتھر
جا چھپا گھر کے اندھاریں کہیں | پس لگے گاران برسنے کو وہین
از قضا تھا گھر کو کہیں روزن کدہر | وہانسے آئے بچہ کردہ سیس پر
بچہ نے سمجھا کوئی پتھر مارا پس | گالیان دینے لگا لاکھوں سو بس
بعدازان بارا چھوٹا سو بھر بھڑات | کھل پڑی بس گھرکی دروازیکی باٹ
روشنائی کا ہوا پر تو عیان | بچہ دیکھا کوئی نہین ہی طفل وہان
غیب سے اگر لگی ہے سر پہ گار | اس سے دیوانہ ہوا کین شرمسار
پس کہا یارب اندھاریں مجھے | مین جو کچھ بولا نہ سمجھا تھا تجھے
گر دیوانہ ہو کے جو نین بجھ کہا | تو نہین کر دور میرے سے میا
مین تو مطلق مست و لا یعقل اتھا | بیقرار و بیکس و بیدل اتھا
عمر میری گئی سو ناکامی سینے | دمبدم بیعقلی و خامی سینے
تو زبان طعنے کی مجھسے دور رکھ | عاشق دیوانہ کو معذور رکھ
جان لے میرکو معذوروں منی | گن مجھے بھی ایک بیطوروں منی

سوال کردن مرغ ہفدہم

سترہوان پنچھی کہا جی ہی تلک | عشق کی بس مین پڑا ہوں مین بلک

[illegible]

[illegible]

جانتا ہے گر تجھے وہ بندہ کر | پس بندہ تحقیق ہو نہین نامور
اور جو بندہ ونہین نہین گفتا مجھے | پس کہلانا بندہ نہین بنتا مجھے
جس بندیسے نہین ہی صاحب آشنا | وہ اگر بندہ کہلایا بھی تو کیا
گرچہ نہین ہون بندگی سی مین جدا | لیک بندہ کر کی جانی جب خدا
اے بندی جب تجھپہ وہ عاشق ہوا | عشق اسکا تب تجھے لایق ہوا
وہ اگر تجھکو کرے اپنے یاد | ہے روا تجھکو جو ہووی شاد شاد
اصل مین اسکی کشش درکار ہی | نہین تو کوشش تیری سب بیکار ہی

حکایت دیوانہ بجناب باری تعالی گستاخی کردہ بود

عشق سے درویش تھا کوئی سوز دار | دوستی مین آگ مانند بیقرار
جل گیا تھا عشق کی آتش سی جان | سوز سی سینے کی جلتی تھی زبان
ہوگیا تھا دل وجان جلکر کباب | جیو مین اسکے صبر نا طاقت نہ تاب
دکھ سی چھاتی پھوڑا اپنی زار زار | راہ مین بکتا چلا تھا بیقرار
عشق سی جلتا ہی جیو جان کیا کرون | اس اگن مین صبر مین کب تک کرون
پس کہا ہاتف نکو تو لاف مار | خواہ مخواہ کیونکر ہوا ہی خوار و زار
یون کہا درویش پھر الجھا ہون کب | بلکہ وہ الجھا ہی مجھسے یہ عجب
کیا ہو نہین اور کیا سو ہی اسکی مجال | جو کرون اسکی محبت کا خیال

حکایت بیرون رفتن سلطان محمود و کسی بخانہ

ایکدن محمود سلطان کہین کو

[illegible]

کیا ہوویگی اس سے وہ دولت زیاد / جو کیا دیدار سے تو مجھکو شاد
نہین ہے دولت کی مجھکو اب طلب / تو ملا مجھکو تو مین پایا ہون سب
ملک و دولت سب ملا تو گر جو ہے / کیا ہوویگی تجھسے بہتر کوئی شی
تو ہی بس ہے مجھکو میرا پادشاہ / لیک آنا اب تو نہین گاہ گاہ
عشق اسکا تجھکو ای درویش بس / بھی نکر کس بات کی تو مجھ ہوس

سوال کردن مرغ ہژدہم از ہدہد

اٹھارھوان اک پنچھی سو یون کہا / سب عمر مین نور یاضت مین ہا
مین کیا تھا یہان سے حاصل سب کمال / راہ چلنا مجھکو دستا ہے محال
معرفت جب مجھکو یہان حاصل رہے / تب بھٹکنا مجھکو لایعقل دسے
کون ہے جو گھر مین اپنی چھوڑ گنج / جا کی بیہودہ جنگل مین سوی رنج

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ ای شیطان صفت / یہ منی تیری نہین ہے معرفت
یہ خیال خام اور تیرا غرور / معرفت کی قرب سے ڈالا ہے دور
کر رکھا ہی نفس تجھکو زبر دست / ہو رہا ہی دل تیرا شیطان پرست
مین تیچ کے بند مین اٹکا ہے تو / سر سی پا تک چھند مین اکڑا ہی تو

حکایت شیخ ابوبکر نیشاپوری

حکایت یک عابد

شیخ بولا ای عزیزان کیا کہون — نفس کا ہے زور پیری پر ابھون
جو ہوا اس خر پہ مین پا در رکاب — ساتھ میری ہو چلی سب شیخ و شاب
خطرہ آیا تب مجھے اس طور کا — جو ہوین بھی بایزید اس دور کا
آج گر ہین اس وضع کی مجھکو شان — کیا عجب جو قبر مین پاؤن امان
بس دیا خر نے جواب اسکا مگر — یعنے یہ ہے فکر تیری گوز خر
اس فکر سے دل منے آتش پڑی — بیخودی کی حال سے مستی چڑھے
جبتلک تجھکو منی ہے اور غرور — تو حقیقت سے پڑا ہے دور دور
مین ہٹ کو چھوڑ معذوری سے چال — راہ کی دندونسے آپس کو سنبھال
طبع مین تیری غروری ہی اگر — مو بمو تیرا ہے فرعون دگر
جبتلک باقی ہے تیری مین منی — آفتونسے تجھکو نہین ہے ایمنی
مین نہ کہہ ہی مین پنا کچھ نہین بھلا — جگ منے ابلیس اپسکو مت کہلا

خطاب کردن حق تعالی بموسی علیہ السلام

حق تعالی نے کہا موسی سنگات — جا کے تو شیطان سے کچھ پوچھ بات
پس ملا موسیٰ کو وہ شیطان کہین — بعد ازان ہنسکر اسے پوچھا وہین
پس کہا وہ یاد رکھ تو یک سخن — کر نہ تو ہرگز منی میرے سے من
نین تو ہوگا تو بھی میری سار کا — مین منی سے راندہ اس دربار کا

حکایت غرق شدن مرد ریش دراز

ایک احمق جسکی ڈاڑھی تھی بڑی — آب مین ڈوبنے لگا تھا جسگھڑی
دیکھ کر اسکو کوی بولا ز دور — کاڑھ کر سٹ یہ تو برا گردن سو دور
تب کہا اسنے کلای پاکیزہ خو — تو برا مین ہی میری ڈاڑھی ہی یو
پس کہا اس مرد نے ہنسکر مگر — گر یہ ہی ڈاڑھی تو جا اب ڈوب کر
ای جو تجھکو شرم ڈاڑھی کی نہین — ذات تیری ایک کاڑی کی نہین
دل مین جبتک نفس و شیطان ہی — تجھکو وہ فرعون اور ہامان ہے
گر تجھے موسی مثل ہی زور و تاب — جا پکڑ فرعون کی ڈاڑھی شتاب
شک نکو فرعون کا کچھ دل مین دھر — جوڑ کر ڈاڑھی سی ڈاڑھی جنگ کر
کرنکو ڈاڑھی کی پروا اے عزیز — گر تجھے ہی دین کی فکر و تمیز
دین کے رستے مین ہی فرزانہ وہ — جو رکھے تاریش خاطر شانہ وہ

سوال کردن مرغ نوزدہم بہدہد

پس کہا انیسوان پنچھی سوال — کیون سفر مین چھوڑ رکھا جاوی سنبھال
رہنمائی کر مجھے اسبات کی — تا ہمت ہووے مجھے تجھ سات کی
بول ایسی بات مجھسے تو ضرور — جس سی آسان ہووی مجھپر راہ دور

دیکھکر بدمست اسکو ہوشیار
ناگہان مست دگر آیا نظر
مست آکر دیکھکر اس مست کو
دو پیالے کم پیے ہوسنے مگر
مین بیگانہ عیب پر تیری نمن
عیب مین ہی تو جلک عاشق نہین
عشق سی گر تجھ کو ہوتی کچھ خبر

باندھ مشکین لیجا وہ اپنے بھار
بڑبڑاتا اور کرتا شور و شر
یک بیک بولا کہ ہی بدمست تو
تو بھی رہتا مجھ سریکا باخبر
دیکھتا کیون مین بس عیبونکو دہن
عاشقی کے کام کی لایق نہین
اسکے ہوتی عیب سب تجھپر ہنر

حکایت کسی عاشق شدن بر زن سفیدرو

کوئی جوان شیر صورت نامور
از قضا اس نار کے ابرو کنار
اس سفیدی سے جوان تھا بیخبر
عشق سی جو کوئی رہتا ہے نزار
بعد مدت کی ہوا وہ عشق سرد
نظر مین آئی سفیدی نار کی
آنکھہ پر تیری سفیدی آئی کب
عشق مین تیرا ہوا نقصان جون

ناگہان عاشق ہوا کس نار پر
ایک ذرہ تھی سفیدی آشکار
گرچہ دایم زن پہ تھی اسکی نظر
کب نظر آتا ہے اسکو عیب یار
رنج سے پایا خلاصی شیر مرد
بعد ازان پوچھا کہ ای زن پیار کی
وہ کہی تیرا ہوا کم عشق جب
عیب پیدا ہو کے آیا مجھکو یون

رودباری بوعلی مرتے بزان | بات یہ کیا خوب بولی ہین ندہان
چوگلن کر مجھپہ کھولے ہین کواڑ | بہشت مین مسند بچھی ہی استوار
قدسیان دیتے ہین مجھکو یون ندا | جلد آ اے عاشق حق جلد آ
شکر کر شادی کنان اے بوعلی | جو نہین پایا مکان یون کوی اولی
گرچہ یہ ہی سب عطا مجھکو ولے | جیو میرا بات کسپر نا ڈھلے
مین تو کو کچھ چیز سے کمتر نہین | یہ عطا مجھکو ہوا تو غم نہین
عشق سی ہے جیو میرا اب گذشت | مین نہ دوزخ مانگتا ہون نا بہشت
مین تجھے منگتا ہون ای پروردگار | عشق سی نبہرے میرا ہی کاروبار
تو ہوا میرا تو سب کچھ ہے مجھے | دین اور دنیا مین اتنا بس مجھے
آرزو میری جو کچھ ہی سو تون | ناہی مطلب دین سی اور نا کفر سون
تجھ سے مقصد ہی میرا ہر دو جہان | یہ جہان ہو نا نہ مجھکو وہ جہان
جیو میرا حاضر ہی لیویگا تو لے | مت جدا کر آپسے مجھکو ولے

حکایت حضرت داود علیہ السلام

حق کہا یون حضرت داودؑ کو | یون میری بندونکو جا کر بول تو
گرنہ مین دوزخ بناتا نا بہشت | بندگی میری نہی تمنا کو زشت
گرنہ مین پیدا جو کرتا نار و نور | کیا عبادت مین انہی کرتے قصور

حکایت سلطان محمود
ایاز را سلطنت بخشیدہ بود

حکایت سلطان محمود
۶ غزنوی و ظفر یافتن
۱۰ سومنات در یمین

کام فرماتا ہے مجھکو بادشاہ / جو رہو نہین دور مشغول سپاہ
مین سو مطلق کسو ضنع راضی نہین / جو رہے سلطان کہین لیکن مین نہین
مجھ کو تخت و تاج سے درکار نہین / بادشاہی مجھ کو جز دیدار نہین
مین نہ رہ سکتا ہون اس سے یک نفس / بادشاہی کی نہین مجھکو ہوس
سیکھ لے ای مرد طالب پاکباز / بندگی یہ ہے جو کرتا تھا ایاز
جبتلک نہین تجھ مین ہمت کا کمال / وصل کی دولت ہونا تجھ کو محال
جنت و دوزخ پہ ہے جب لگ نظر / نہین تجھی اسبات کی ہرگز خبر
جب گذر کر جائیگا دونون سے تو / صبح دولت تجھکو دکھلاویگی مو
مرد ہی جو چھوڑ دے دونون سبھی / دل نکو رکھہ اسپہ بھی اور اسپہ بھی
چھوڑ دے دونو نسے جو ہووے فرد / گر ہے عورت تو کہین گا اسکو مرد

مناجات بی بی رابعہ در جناب باری تعالی کردن

رابعہ بولی کہ اے دانای راز / دشمنو نکو دیکے یہ دنیا نواز
دوستو نکو آخرت سب دے تمام / مین تو ہون بیزار دونونسی مدام
نادنی نا آخرت چاہیے مجھے / گر تو میرا ہی تو کیا غم ہے مجھے
ہرگزان دونونسے مین پر کم نہین / گر تو ہی مجھ مہربان تو غم نہین
گر دو عالم پر کرون کوری نظر / جانتی ہون اس نظر کو کفر سر

جب یہ نصرت و یا اپنی حق ... [illegible]

سوال کردن [illegible]

[illegible]

دیکھکر لشکر انھون کا بیشمار — دل مین وہ بولا کہ اے پروردگار
گر مین اس لشکر پہ پایا ہون ظفر — جو غنیمت آئیگی سو سر بسر
سب لٹا دونگا فقیرونکو تمام — ایک جو اپنے پہ سمجھونگا حرام
عاقبت کو فتح پایا شہریار — ہاتھ آئی جو غنیمت بے شمار
جو کرے اسپر نظر حکمت شناس — چل سکے نا ایک غنیمت پر قیاس
اسو ضع بیحد غنیمت پائی جب — ہندوان ساری ہزیمت پائی تب
شاہ فرمایا کہ یہ سب مال و زر — ترت درویشانکو دیوین بانٹکر
تاکہ ہووے نذر کی میری وفا — نین زیان اس بات مین غیر از نفا
پس کہی لوگان کہ یہ سب مال و زر — کیا کرینگے وی گدایان بے خبر
یا سپاہ کو دی جو ہووے تیری کام — یا خزانی مین جمع کر رکھ تمام
شاہ تو یہ بات سن حیران رہا — فکر و اندیشی مین سرگردان رہا
از قضا لشکر مین اک دیوانہ تھا — لیکن وہ اپنی مکان فرزانہ تھا
شاہ نے اسکو نظر کر دور سون — دل منی بولا کہ اے محمود تون
ساتھ اس مجذوب کی کر مصلحت — جو کہیگا بیغرض ہو تجھسے بات
پس دیوانے کو بلا شاہ جہان — کھولکر اپنا کہا راز نہان
تب کہا دیوانہ سن ای بادشاہ — یہ سنوارا کار تیرا ہے الہ
بار دیگر گر تجھے ہی اس سے کام — بانٹ دی سارا فقیرونکو تمام

جواب دادن [illegible]

[illegible]

حکایت یوسف و زلیخا

در زندان فرستادن

[illegible]

پس غلامونسی طلب کر اک غلام | حکم فرمائی کہ ای با اہتمام
مار تو یوسف کو لکڑیان جا بجا پچاس | تا صدا آوی مجھے مانند طاس
تب وہ بیچارہ غلام نرم دل | دیکھ یوسف کو ہوا دل مین خجل
ناگہان چمڑا کہین آیا نظر | مارنے چمڑیکو لاگا کھینچکر
جب لگین لکڑیان اُٹھی یوسف پکار | تب زلیخا اسکو بولی اور مار
پس کہا آخر کو یوسف سی غلام | مین تجھے کہتا ہون سن ای نیکنام
گر نہ دیکھیگی زلیخا تجھپہ داغ | ہوویگی مطلق میری پر بددماغ
ہاتھ اُٹھا کر دلکو کھٹکا ایک بار | مارتا ہون ایک لکڑی استوار
گرچہ ہی تجھ نازنین تن پر زیان | ہی ولی تجھپر نشان مجھ کو امان
پس اچاٹ ہاتھ یوسف مبتلا | دکھ اُٹھا ساتون لگن پر کھلبلا
جبکہ مارا کھینچکر اک ہاتھ او | آہ یوسف نے کی یک غمناک ہو
تب زلیخا نے کہا وہ سنکے آہ | سیر ہوئی مین اب یہ سنکر ایک آہ
سب اٹھین ناچیز وی آہان تمام | آہ نے اس بار گی کر دیا ہے کام
گرچہ بیٹھی خلق گر ساری غمین | آہ ایک ماتم زدے کی کر نگین
گر تجھے بھی دل کے اندر درد ہی | سیپ مین در مثل جون فرد ہے
عشق کا جس دل ہی نہی تاب و تب | کب خوشی اسکو ہوئیگی روز و شب

حکایت یکی غلام کہ از دنیا دست شستہ بود

حکایت بوعلی طوسی از خبر دادن از بہشت و دوزخ

حکایت وادی طلب

جب نظر آیا جمال تاب دار	ہو گیا تب سات جنت مین اندھار
اہل جنت یون کہینگے دن حساب	اہل دوزخ پھر کر دیوینگے جواب
ای تمھین جنت سی بھی پروا کرو	دیکھکر اُسکے جمال پاک کو
آگ کی ہمکو نہین حسرت ہنوز	ایک دوزخ مین نہین ہی دلکو سوز
آگ حسرت کی جہانسے کاڑ کر	آگ کو دوزخ کی ہی وہان کا اثر
جسکو اسکے دیدکی حسرت ہوئی	کب اسے اس آگ کی غیرت ہوئی
زخم دلکو آہ حسرت سے ضرور	رنج کی لذت کو راحت ہی ضرور
گر نہیں اس ٹھار دل مجروح ہے	محرم اسرار ذوق روح ہے
گر نہ زخمی ہی دل تو دم نکاڑ	داغ حسرت زخم پر کر استوار

سوال مرغ بیست ودویم

پس کہیا بائیسوان پنکھی سوال	راہ کی سختی نہایت ہے کمال
بولنا ہمکو تو اے دانا رسول	یہانسے کئی فرسنگ ہی درگاہ اول

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہیا ہدہد نے سن پنکھی سنگات	راہ مین پچھنا ہی تو وادی ہی سات
جو گزشتو نکو نہین معلوم لیک	کوئی وہانسے جا کر پھر آیا نہ ایک

غرق دریا مین رہیگا خشک لب — سر جانان کو کریگا جو طلب
جب نیرا جیو آزردگی کرے — اژدہائے جانستانسنے نا ڈرے
کفر اور ایمان اگر در پیش لائے — سر پہ لیویگا جو کوئی بات پائے
راہ پکڑے سر کہان ہی کفر و دین — دہان تو نا یہ ہی نہ وہ ہی ای امین

حکایت حضرت امیر المومنین سیدنا عمر و سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما

عمرؓ عثمان تھے مکے کے ای رفیق — یون لکھے ہی گنج نامہ اس طریق
جو منگے دینے بدل حق جان پاک — قالب آدم کو جو تھا آب و خاک
پس کہا یہ جیو بھرون تن کی اندر — جو فرشتونکو نہوا اس سے خبر
حکم فرمایا فرشتون کو تمام — تا کرین آدم کو سجدہ والسلام
پس فرشتون نے رکھے سر بر زمین — اس سبب سر کو کوئی دیکھا نہین
یہ جو تھا ابلیس لایا دل مین یون — یہان نہین کوئی دیکھتا سجدہ بلکو جیون
مین کرون آدم کو سجدہ کس سبب — کیون نہ دیکھون سرِ حق آنکھون سے اب
جانتا ہون مین کہ آدم خاک ہے — سو وہ الحق سر غیبی پاک ہے
دیکھو بارے سر کو وہ سے سو کیا — گر خدا کاٹے بھیرے سر کو تو کیا
جو تھا ابلیس کا سر خاک پر — سر مولا کو نہ دیکھا بھر نظر
پس کہا حق نے کہ ای جاسوس راہ — تو کیا ہی اب سو مولا پر نگاہ

حکایت شیخ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]

شیخ بولی کیا کرون جلتا ہے جان
آگ سی غیرت کی باطل مین نہان

جب کہا ابلیس کو حق لعنتی
حرف مین کا جب نکالا دلستی

مجھکو اس نسبت سی غیرت ہی تمام
آگ مین جلتا ہون اس سی صبح و شام

لفظ لعنت گرچہ ہی محض غضب
حرف مین مین کی لطیفہ ہی عجب

طالب صادق نہین تو ای عزیز
سنگ گوہر مین ہی گر تجھکو تمیز

گر تجھے گوہر ہی پیارا سنگ رد
صدق دعوی مین طلب کر یا ہو کد

سنگ گوہر کو سمجھتا ہے خطا
وہ جو کچھ بخشے سو تجھ کو ہے عطا

گر تجھے معشوق ماری ہے پتھر
خوب ہی اسکو جو کوئی دیوی گہر

مرد کو ہونا طلب اور انتظار
تا کری جہود مبدم رہبر نثار

نار ہی یک تل طلب کو چھوڑکر
نار کھے آسودگی پر کب نظر

ایک تل ہووی طلب سی گر جدا
ہو وہ مرتد مین اسے راہ ہدا

حکایت مجنون کہ لطفہ شدن

از قضا کوئی راہ مین صاحب نگاہ
چھانتی مجنون کو دیکھا خاک راہ

پس پوچھا مجنون کو ڈھونڈھتا ہی تو کیا
ڈھونڈھتا لیلی کو ہون یون کر کہا

ہنسکے بولا کیون تو ہوتا ہی ہلاک
خاک مین کان پائیگا وہ دُر پاک

پس کہا مجنون کہ ڈھونڈھتا ہون مگر
کہین بہت لیلی ملے مجھکو کنکر

[illegible]

حکایت سلطان محمود غزنوی و خاک بیز

[illegible]

پس کہا اسے خاک بیز بوالہوس
کل جو پایا تو سو نین مجھکو ہی بس

کیا سبب یہ کھینچتا ہی درد و رنج
سات کرسی کو تیری بس ہے وہ گنج

پس کہا یون خاک بیز ای بادشاہ
خاک سی پایا ہو نین اقبال و جاہ

خاک نے مجھکو کیا ہے سرفراز
خاک سی کیونکر ہو نین بی نیاز

خاک سی پایا ہو نین اپنی طلب
خاک سی ہی آس میری روز و شب

مرد ہو رہ تا کہ یہ درد ہووے باز
مت چھپا سر تا کہ ہووے سرفراز

تو طلب مین رہ سدا اے مستمند
بند نین دروازہ یہ ہین نین بند

نکتہ دانی

بولتا تھا کوئی یہ خود اے الہ
کھولدی دروازہ اور دی مجھکو راہ

رابعہ وہان روز یک بولی مگر
بند تھا دروازہ کب یہ بے خبر

ہے یہ دروازہ کھلا لیکن تو آ
مانگ لے جو مانگتا ہے اے گدا

حقیقت عشق

بعد از ان ہے عشق کی وادی کٹھل
کسکو ہے طاقت وہان لگ جاوے چل

آگ کی دریا ہین اور غم کے پہاڑ
درمیان آتی ہین کئی کئی ٹھار آڑ

عاقبت اندیش کو وہان کام نین
ایک ذرہ جیو کو وہان آرام نین

ناگہان محبت ہوئی دونون منے — آپھنسے وی عشق کی پھاندی منے
عاشقی جانی ہوئی ایکس سے ایک — بار پہانی ہوئی ایکس سے ایک
پس کئی قول وقرار آپس مین مفت — جو نہوئین ایک کس کے بعد جفت
گل کھلی اس بات مین جب ناگہان — بات پائی کین سندر کی باپ مان
شرم سی دونون نین لاڈالی حجاب — پس ہوئی حسرت سے دونون جل کباب
جب نہین اپس کی سدھ مین آئی تد — کین کئی ماں باپ اسکے نامزد
بعدہ کئی روز کی شادی کے کاج — ہو گئی دل مین سندر آتش مزاج
آگ کی حسرت اٹھی دل سے بھڑک — جان جگر جلنے لگے غم سے تڑک
پس کہی دل سے کہ ای دل کیا علاج — مین خلاصی مجھ کو جیو دینی کی باج
کس طرح وعدہ نبھاؤن یار کا — کیون رکھون خاطر اپس دلدار کا
ای فلک یہ کیا جفا کیا جور ہے — ہائے یہ کیسا ستم کا طور ہے
وہ سو اپنے دل منے یون زار زار — لوگ تو شادی منے سب کامگار
جمع بی بیان گھر منے باہر مرد — شاد و خرم تھے سبھی زن و مرد
جابجا مسند بچھائے تھے تمام — بیکتی تھین باہر سو پھر دیکین تمام
تب تلک شب گشت نوشہ پھیر کر — آکے پہنچا دھوم سے دلہن کی گھر
لوگ نوشے کے آگے پیشوا — بی بیان ہوئین چھوڑ دلہن کو جدا
کوئی رہا نین اس منجے خانہ بجھار — تب سمجھکر وقت فرصت کا نگار

حکایت عاشق شدن گدا بر ایاز

پیٹ چوگان سری چوگان کا پٹا — دوڑتا تھا جونکہ میدان کا پٹا
پس بلا اسکو کہا اے شہر کنیک — کیا تو ہونے چاہتا میرا شریک
پس کہا درویش نے ای بادشاہ — عشقبازی کو گدا کیا بادشاہ
بلکہ ہی عشق گدا اس سے زیاد — جو گدا ہے عشق رکھتا ہے سواد
نین ہے اب اس راہ مین ذرہ شک — مفلسی سی عشق پاتا ہے نمک
عشق تیرا تو ہوا دولت کے زور — عشق میرا رنج اور محنت کی زور
وصل کا سامان حاصل ہی تجھے — صبر کا ن ہی ہجر و درد ل ہی مجھے
چھوڑ دی یہ وصل کا سب کر و فر — ہجر مین آ صبر کر مر دے اگر
پس کہا شہ کیا سبب دلبر کو چھوڑ — ہی دو چوگانسے جا رکھتا ہی جوڑ
تب گدا بولا کہ اے شاہ جہان — کوئی بھی ہی مجھ سری کا سرگران
مین بھی اور گوئی بھی یہ دونوں جیسے — ہے ہمیشہ یار کے چوگان سے
ہے ہمیں ہر ایک یون سرگشتہ تر — اسکو میری کچھ اسکی ہے خبر
لیکن اتنا فرق ہے بی گفتگو سے — نزد اسکے بغل بوسے کیونکہ یہ گوی
گرچہ ہین دونون ہمین بی پاؤن سر — ہے ولی مجھکو رنج اس سے بیشتر
زخم چوگان گرچہ تن پر کھائے گوی — مجھ کو ہر دم زخم میری جیو پہ ہوی
گوی کو ہین گرچہ زخمان بیقیاس — دوڑتا ہی بیٹھے اسکے آس پاس
گوی کو تو یہ حضوری نت دے — یہ خوشی تو مجھکو ہر دم نین دے

ہوگیا یکبارگی بیہوش و تاب سب نکل جاتا رہا جب جوش و تاب
موج کا پانی ہوا سر سے گذر لیگیا راعی بزان بھی ہانک کر
بھار لا چھڑکا جو ٹک سا منہ پہ نیر جوش سے ٹھنڈا پڑا سارا سریر
بس لگا پھر کہنیکو مجنون نگ دہرنگ تب کہا کوئی دوست ای مجنون بھڑنگ
تجھکو جو پوشاک چاہے سو مجھے بولدے درحال تا لادون تجھے
تب کہا مجنون کہ ای غمخوار دوست نین مجھے پوشاک بہتر غیر پوست
پوست لا کر دی مجھے گر ہی تو دوست بہ ز زربفت و اطلس ہی یہ پوست
اسمین دیکھا ہون جمال دوست کو دوست رکھتا ہون مین تب ہی پوست کو
دل مین بہتر ہی گرچہ عشق دوست تو بہی مجنونکے مانند ڈھونڈھ پوست
پوست بندھکر ہو بھرا ای مرد لچہ سب اڑا دی ماسوی اللہ ہی جو کچھ

حکایت عربی کہ از عرب در ہند آمدہ بود

کوئی عرب سی ہند مین آیا عرب رسم ورہ وہانکا دیکھا سی عجب
کہین بھڑ نگانکے گیا مجلس مینے دیکھتا ہی تو نہین کوئی کس سنے
سب جواری اور شرابی داو گیر سب لٹوری اور چٹوری بے نظیر
بانت پر لا ہاتھ پر دھر چاٹ جائین جو ادھر سی آئی سوا یدھر اڑائین
ہاتھ مین ہر ایک کی جام شراب چاکھنا اسکا مزا کھانا شراب

کھینچکر جیو سے پکڑا اسرار عشق — ہو کے جا اس جام سی سرشار عشق

حکایت مردی کہ بکشتن معشوق قصد کردہ بود

ایک کا معشوق مرتا تھا مگر — کوئی دیا عاشق کو جا اسکی خبر
ایکے دوڑا ترت خنجر آبدار — تا سٹے دلبر کوا پنے ہاتھہ مار
پس کہی لوگان کہ کیا کرتا ہی کام — وہ تو اب یک پل مین ہوتا ہی تمام
سر پہ اپنے تو عبث لیتا ہی خون — کون ایسا کام کرتا ہے زبون
مارنا مردے کو کیا حاصل ہوا — جو کرے یہ کام وہ جاہل ہوا
پس دیا عاشق نے یون اسکا جواب — مارنا معشوق کا ہے مجھکو لاب
تا مجھے بھی مار ڈالین لوگ یہان — اسپہ دوزخ مین جلادین مجھکو وہان
ہی بزرگی اس منے دُہری مجھے — جو کہین معشوق کا خونی مجھے
عاشقان نو اسو ضع جانباز ہین — جیو مین اپنے دو جہانسے باز ہین

حکایت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

جب خلیل اللہ کا آیا اجل — جیو نہ عزرائیل ع کو دیتے اول
پس کہے رب سی تمھین بھی جا کہو — جیو نہین دیتا خلیل اللہ ع تو
تب کہا حق نے اگر ہی تو خلیل — کر خلیل اپنے پہ اپنا جیو سبیل

تو تفاوت معرفت میں ہی بہت / کوئی مسجد ڈھونڈھی اور کوئی پوجے بت

جب حقیقت کے گگن کا آفتاب / معرفت کی خلق کو دکھلاوے تاب

تب موافق ہوویگا بینا ہر اک / راز اپنا پائیگا سینہ ہر اک

نا دکھے گا وہ کسے بے مغز پوست / کچھ نظر آوے نہ اسکو غیر دوست

ہر طرف اسکو دسیگا روئے یار / ذرہ ذرہ ہووے آئینہ وار

صد ہزار اسرار اس زیر نقاب / یوں نظر آوینگے جوں ہی آفتاب

یہ سوکب ہو جاینگے چندیں شمار / ایک دو اسرار میں ہوئے مرد کار

ہوئے جو کوئی مرد کامل پاکباز / وہ کرے غواص دریا کارساز

آئیگا اسرار کا جب تجھکو ذوق / ہر گھڑی تجھپر کریگا تازہ شوق

ہوئیگی جب پیاس تجھکو بر کمال / صد ہزاراں لہو تجھے ہووین حلال

غرق کر دریائے عرفاں میں اپس / نا تو سر پر خاک پا جا بیٹھ بس

نیں تجھے حاصل اگر شادی کبھی / جا کے اپنے سر پہ کر ماتم تبھی

نیں اگر تجھکو میسر وصل یار / ہر گھڑی ماتم سے نا دلکو بسار

نیں نظر آتا جمال یار گر / چپ نہ رہ جا کے طلب اسرار کر

نیں طلب تو شرم رکھ دل میں اے یار / خر مثل کب تک رہیگا بے مہار

حکایت سنگ شدن مردے در شہر چین

بھی اگر اس راہ سے رہجائے تو	ہر روا دو کر کے حسرت کھائے تو
شب کو مت سو دن کو کم کھا طعام	تا طلب ہووے تجھے پیدا تمام
کر طلب یہانتک جو کم ہووے طلب	بھول جاوے دن کی روٹی خواب شب

حکایت مرد عاشق کہ در مزار خفتہ بود

ایک عاشق تھا دیوانہ بے خبر	سو رہا تھا نیند مین اک گور پر
از قضا معشوق نکلا جا کو دہان	نیند مین عاشق کو دیکھا ناگہان
پس چٹھی اک لکھی اسکے ڈنڈ پر	باندھکر جاتا رہا خوش وقت تر
اُٹھکے عاشق وہ چٹھی دیکھا جو کھول	یار کے خط سے دسی آہین یہ قول
ای دیوانا اسوضع سوتا ہے کیا	اُٹھ جو سوداگر ہی تو دوکان پہ جا
اور اگر زاہد ہے تو بیدار رہ	بندگی کر رات دن ہشیار رہ
گر جو عاشق ہی تو آتا ہے عجب	نیند جگ مین عاشقونکو آئی کب
مرد عاشق تو سدا بیدار ہین	دن کو حیران رات کو ہشیار ہین
تجھکو تو یہی نہ وا اے مرد خام	لاف میری عشق کا تجھکو حرام
عشق مین سونا تجھی گر سہل ہے	عاشقی کی کسب مین نا اہل ہے

حکایت عاشق و معشوق کہ ہر دو در آب غرق شدہ بودند

عاشقان تو نیند اپنی کھوے ہین — پس محبت کی مٹی ہو سوے ہین
عشق کی لذت سی جو ہی کامیاب — وہ ہوا دو نو جہا نین فتحیاب

دربیان وادی چہارم در حقیقت استغنا گوید

آئی استغنا کی وادی بعد ازان — نا کسے دعوی ہے نا معنے وہان
بی نیازی کی وہان ایسی پون — جو کہیگا تو اُڑے گا برگ گن
اُڑ گئی سب اس ہوا سی قوم عاد — کسکو دان پروا تھا اور کسکو یاد
نوح کے طوفا نسے گر ڈوبا جہان — کیا کمی ہو گئی ہوا کیا کم وہان
یہ سو ہیگا بے نیازی کا جناب — گر موا اور کوئی جیا تو کیا حساب
سات دریا یہ جو ہین لتنے کبیر — وہانسو یک چھچی مین ہین سب جونکہ نیر
یہ ستارے سات اور سورج چندر — ایک چنگاری سے ہے چقمق کی مگر
سات جنت کو نہین کچھ وہان وقار — سات دوزخ سرد ہین مانند گار
ایک نفس وہان سو سو ہاتھی آئی جب — ایک چیونٹی کی ہے روزی بسبب
نا بھری بوٹا اپس کا یک گوا — جھٹ کری یک قافلہ تو ہے روا
ہوئین گم اس ٹھار جو لاکھون اگر — نا یک آدھا ہووی تجھسے بہرہ ور
جل گئی غم سی ہزار دن جب ملک — نا لیا آدم کی صورت نے جھلک
صد ہزاران تن چھٹے جب روح سی — بن گئی تب ایک کشتی نوح سے

تھا جو کچھ اور ہوئیگا خالی جو ہے — ذرہ ذرہ دیکھ لے ہر ایک ہے

کیا ہی یہ مشکل اس بحر کا بوندا ایک — خواہ بد آوے نظر مین خواہ نیک

سخت تر وادی ہی یہ کچھ سہل نین — تو سہل گر سمجھا تو بس تو اہل نین

گر ابل کر ہووے دریا خون دل — نین کٹی ہی باٹ تیری ایک تل

گر چلے تو راہ یہ ساری عمر — جان سے اول قدم اسے بیخبر

نا کسے اس راہ کا پایان دسے — نا کسے اس درد کا درمان دسے

سب عمر گو دوڑتا تو جاوے گا — تا ابد بانگ جرس نا پاوے گا

گر تو ماندہ ہو پڑیگا راہ مین — ہوئیگا جون ایک پتھر اس کاہ مین

نا ٹھرے رستے نہ چلتے بنکے آوے — نا تو کچھ مرنے سے نا جینے سے پاوے

پس یہان سختی سی نا سر کو تو جھاڑ — راتدن رستے مین اپنا سر پچھاڑ

کام سارے چھوڑ کر یہ کام کر — کام مین تھوڑی بہت سی عمر بھر

کام کرتا رہ جو کچھ بن آوے سو — دیکھ لے سبوٹ کو کیا ہو جاؤ او

ہر وضع رہ کام مین ای یار تو — خوب نین ہیگا رہے بیکار تو

کام سے مت بیخبر ہو رہ اے جان — جب تلک ہووی تجھی حاصل پہچان

جب تلک تو کام کو جانا نہین — کیا تجھے حاصل جو پہچانا نہین

بے نیازی دیکھتا رہ یہان جنم — خواہ خوش ہو خواہ رہا دلگین یہ غم

برق استغنائی پر جب کر کڑک — جل اٹھی سو سو جہان یکدم بھڑک

جو کہ خاصوں پر کھڑا ہی درد و رنج — کان سے ہم عام لوگوں کو یہ گنج
وہ جو تھے خاصی سوا انکا حال یون — مین بچارا تاب لا سکتا ہون کیون
یون کہا گر مین تجھے تو کیا نفع — نین کھڑا جب لگ تیری سر پر نفع
گرچہ ہینگا تو بھی در بحر خطر — ہی و لیکن کی نہ پانی او پر
پس اول دلمین اپسکے کر بچار — جا پڑا تو کب نکل سکتا ہے بھار
کان نہنگ قعر کا تجھ کو سمجھ — پائیگا تو راہ یہاں تک کیون سمجھ
ایک مکھی پھرتی چارے کو و لے — کین وہ دیکھی شہد کی کوٹھی و لے
شوق نی مد کے کیا جب دلمین جوش — شاد شادان ہو لگی کرنے خروش
جو مجھے لیجای اس کوٹھی بھتر — مین اسے دیتی ہون یک جو نقد زر
آرزو کے جھاڑ کو گر آسرے بار — شہد کی کوٹھی مجھے بہتر ہی ٹھار
از قضا پیدا ہوا کوئی ناگہان — لیکے زر اسکو پہنچایا جو وہان
جو مکھی خوش ہو گئی کوٹھی منجھار — بند ہو گئی شہد مین بس استوار
سست ہو گئی بند پھر پھڑنے منے — جیو لگا جانے کو تڑپھڑنے منے
پس لگی کہنے کو یہ کیا قہر ہے — شہد میٹھا مجھپہ جانی زہر ہے
گرچہ یک جو زر دی مین آئی ہون یہان — اب دو جو دون جو لیجا دیگا وہان
کوئی اس وادی منے آسودہ نین — کون ہی جو دکھ منے آلودہ نین
تو سو غفلت مین پڑا ہی اے عزیز — کانسے اس وادیکی ہی تجھ کو تمیز

حکایت مرد دیوانہ کہ از احوال جہان پر پر

کیا کہون دنکا تجھے مین درد واہ | خون ہوا لیکن ہوا نہین مرد راہ
رازدان اسرار کا جو ہوئے سو | بات کو میری سمجھ مین لائے او
گر کہو مین راہ کا دکھ آہ واہ | سو رہینگے جب ہمین گم کر کے راہ

حکایت مردیکہ از پیر خود ارشاد طلب نمود

پیر کو بولا ایس کے کوئی مرید | کچھ مجھے بولو کہا جائے پلید
دل کو اول دھو کے کر توصاف خوب | پس کہونگا مین تجھے یک نکتہ خوب
مشک کی بو پائیگا کب گندہ مغز | مست مجنون کب سنیگا نکتہ نغز

دربیان وادی پنجم در حقیقت توحید

آئی وادی بعد ازان توحید کی | منزل تجرید اور تفرید کی
ملکے سب اسہی جنگل مین جائینگے | جمع ہو آخر کو یک ہو جائینگے
بہت ہون اس ٹھار یا تھوڑی سنو | یک تحیس مین تب رہینگے ایک ہو
جو کہین اک ہو وہین ہو ویک کنے | فرق کرتے کس سی کسکو نابنے
نہین ہی اک اب جو وہ کہنے مین آئی | بلکہ ایسا ہی کہ دوجا کوئی نپائے
ایک ہی ایسا نہ از روے عدد | نا ازل معلوم اوسکو نا ابد
جب ازل کو اور ابد کو کوئی نپائے | بیچ پن دونو منے کچھ بھی نہ آئے

حکایت بو علی قلندر کہ بر یک قلندر آوردہ بود

جو ملا خورشید سے آ پسکے سو — نیک و بد سے اپنے فارغ ہی سو وو
جب تلک تو ہی تلک ہی نیک و بد — گم ہوا تو نیک نا کوی پائے بد
لے رہا ہے تو جلک راہ وجود — نیک و بد ہوتا ہے سب تجھ کو نمود
کاش ہوتا تو عدم اول ہمن — تا نہوتا تجھ کو کچھ یک ما و من
آ ابھی تو ہو صفات بد سے پاک — بعد ازان کچھ یہان نہ کچھ ہو یا کہ خاک
کیا سمجھ تجھکو جو تن مین ای فلان — کیا نجاست کیا بلائین ہین نہان
سانپ بچھو تن کے ہین پردے اندر — سوئے ہین خاموش ہو کر بیخبر
گر جگا دیگا تک انکو یک ملا — زود دوڑین ہو کی ہر یک بر ملا
سانپ بچھو ہین ہر اک کی تو مین — خوب دیکھیگا تو دوزخ مین جو ہین
سانپ بچھو تن کو کر سب دور تو — بعد ازان جا گور مین آسودہ سو
نہین تو یہ بچھو تجھے اور سانپ جم — کاٹتے رہینگے قیامت تک جنم
وحدیا بیہودہ کیا بکتا ہے بول — شیخ کی توحید کا اسرار کھول
مرد سالک آئے اس وادی مین جب — تار ہین آپسمین اپنے وہ سوجب
ہووے گم یہ جبکہ پیدا ہووے وہ — ہو گیا گم جو کوی پایا ہے سو
جز ہی کل ہو گر نہ جز تا کل رہے — جان و تن جا کر صفت صورت رہے
دیکھ اس نکتہ کا یہ سر عجب — صد ہزاران عقل ہین یان خشک لب
یہان نگاہ مین عقل کو کچھ نہین دھندا — ہو کے ما نکے پیٹ سی بہرا اندھا

حکایت عاشق و معشوق

مین تو یہان آکر پڑا تھا ناگہان — آپ سی آکر پڑا تو کیون یہان
پس کہا مین یون پڑا ہون آنکر — آپسے نین مین جدا نہ جان کر
کئی مدت سی ہین سو مل تیری سنگات — ہور رہا ہون ایک نین مین یونکبات

حکایت سلطان محمود و گفتگوی ایاز

غزنوی محمود سلطان نامدار — دیکھنے لشکر کو نکلا ایک بار
جمع کر لشکر حشم کو ایک ٹھار — ایک بلندی پر ہوا شہ ایک بار
خاص تھی خلوت منی دو اہل راز — ایک حسن پر دہان اور دوجم ایاز
شاہ اپنا دیکھکر لشکر حشم — دل بہ دل گھوڑی اتھی سب ایکدم
شادمان خاطر ہو بولا اے ایاز — تو سو ہی محبوب میرا دل نواز
ہے جتا یہ ملک اور لشکر سپاہ — اب یہ تیرا تو سو میرا بادشاہ
گرچہ یہ بولا شہ عالی گہر — چپ رہا سنکر ایاز نامور
پس حسن بولا دہان جب بالضرور — ای ایاز بے ادب اتنا غرور
شاہ نے تجھ کو نوازا تھا سو یون — تو ادب اسکا بجا لایا سو کیون
پس ایاز اسکو دیا حالی جواب — نین ہین تو غافل از راہ صواب
ایک تو یون ہو زمین کو چوم کر — عجز کیتا یا پڑا مین خاک پر
پس مقابل شاہ کے انعام پر — مین ہوا گویا برابر سر بسر

ہر نفس اسکو ہووی کھانڈیکی دھار
پھوڑ چھاتی روئے تلملی زار زار

آہ درد و سوز سے نت تلملے
درد و غم سے شب ٹلی نا دن ٹلے

ہوئے ہر ایک موئے اسکے نیشتر
خون دل آئے اہل کر پیشتر

مرد حیران کب وہا تک راہ پائے
معرفت کی راہ حیرت سی گنوائے

جب اُسے توحید دلبر آئے سو
پل مین گم ہو پل مین گم ہو جائی سو

گر اسے پوچھین کہ تو بھی ہی کہ نہین
اور کہے کچھ مین سمجھتا ہون سو مین

مرد عاشق ہون ولی کسکو کہون
نا مسلمان ہون نہ کافر ہون اچھون

عشق میریکی مجھے کچھ نہین خبر
ہی ولیکن عشق کا دل مین اثر

حکایت دختر کسی بادشاہ خوبصورت بود

تھا کہین کوئی بادشاہ نامدار
اسکی دختر ایک تھی چنچل نگار

طرۂ شب رنگ جسکا دام دل
رخ نورانی آفتاب کام دل

حسن مین تھی بسکہ وہ رشک پری
ڈھونڈھتی پریون پہ تھی وہ سروری

نوش لب نوشین دہن شیرین سخن
بے تکلف خضر کا چشمہ ذقن

غمزہ جادو گر تبسم دلفریب
خوش نگاہ دشمن صبر و شکیب

ہوشیاران دیکھ اسکی نین مست
ہوئین پل مین بیخود و بی پا و دست

دلبر نازک ادا شیرین مقال
جلوہ گر سر تا قدم اسکا جمال

ہم اسے اس رات لاوین اس وضع
جونہ سمجھے راز اسکو کس وضع

بعد ازان اٹھکر سو یک ناری چلی
اس غلام خوش لقا سے جا ملی

ناز سے جام و صراحی کر طلب
بزم کو خلوت کے کینی پُر طرب

بعد ازان دارو پی بیہوشی ملا
اسکو دو سہ جام بھر دیتے پلا

ہوگیا جب مست و بیخود وہ غلام
یہ سندر دلہین ہوئی پس شاد کام

چھند بھریان ناریان اسکو اٹھا
لاکر اسکے پلنگ کو آگے رکھا

نار کھا اس ناز پرور کے حضور
وہ بہت دلہین ہوئی اپنے سرور

لیکے بیٹھی اسکو اپنے تخت پر
اور نثار اسکے سر کئے دُر و گہر

جو گئی یک پاس جانی جب رین
اس غلام مست نے کھولی نین

دیکھتا کیا ہی کہ زر کا ہے محل
تخت پر بیٹھی ہی زر کی یک چنچل

ہر طرف جلتی ہے شمع عنبرین
ریختہ گاتے ہین آگے نازنین

فرش عالی ہے مصفا جا بجا
قصر و ایوان جون بہشت دلکشا

نازنین ہین مثل حوران باطرب
لے کھڑے ہین جام شیشے باادب

اور آئین شاہزادی کامگار
مست ہوکر دیکھتی ہی رو برو بار

عشق کی مے سے نین سرشار تھے
نرگس شاداب گوہر بار تھے

ہوگئی ہے عقل گم بیہوش جان
نین سمجھتی یہ جہان نادہ جہان

دل مین حسرت شوق کا سینہ مین جوش
جیب سے خاموش لب پی بادہ نوش

مین جو کچھ دیکھا ابس کی کر نظر — خواب مین بھی کون دیکھیگا بشر
حال گذرا ہے جو مجھپر آج رات — کیا کہون کہنے مین نین آتی ہی بات
پس کہے لوگان اسے ای مرد نیک — بول آخر بات کچھ با تو نسی ایک
پس لگا کہنے کہ نین مجھ کو خبر — مین نہ ایسا کوئی دیکھا ہون بشر
تب کہے دیکھا ہوئیگا خواب تون — جس سے ہی دیوانگی تجھکو اجھون
یون وہ بولا ہی مجھی معلوم نین — خواب و بیداری ذرا مفہوم نین
مین نجانون مست یا ہشیار تھا — خواب مین تھا یا کہ مین بیدار تھا
نا مجھے یہ بات جاتی ہے بسر — نا نظر آتا ہے اسکا کین اثر
کیا کہون کیسی تھی وہ صاحب جمال — نین کہین دنیا مین کوئی انکا مثال
یہ سورج اسکے آگے یک ذرہ ہی — ذرہ کب سورج طرف لیجاوی روے
نین کہا جاتا ہی اسکا کچھ نشان — گرچہ مین دیکھا ہون انکھیون سی عیان
ہو رہا ہون جانکر انجان مین — نت ہون اس حیرت سنی حیران مین

حکایت دختر یکہ مادرش بر تربت او میگریست

گور پر دختر کی کوئی روتی تھی مان — راہ کوئی شخص جاتا تھا وہان
پس کہا مردو نسے بہتر تو ہے نار — جو ہوا پنہان نکر سر آشکار
جانتی ہی تو پری جو کس سے دور — کسکی خاطر اسو ضع ہی نا صبور

حکایت پروانہا را گوید

پیر خود را در خواب دیده بود

پیر کو کوئی خواب مین دیکھا مرید | پس لگا کر نیکو جا گفت و شنید
مین تو تیرے غم سوای شمع جہان | رات دن جلتا ہون نت غم مین عیان
حال تیرا کس طرح ہو وہانسو بول | گو ہر معنی بیان اپنا سو رول
پس کہا اس پیر نے حیرت سنگات | کاٹتا ہون مین یہان حسرت سی ہات
ہے کیا اشہار مجھکو قید و بند | غم سی حیران ہون زیادہ چار چند
اس جہان کی مجھ کو حیرت ہی جو ایک | ایک ڈو نگر ہی مجھین سمجھو سو لیک

وادی ہفتم فقر و فنا

بعد ازان ہی وادی فقر و فنا | یہان سو گنگے اور بہرے ہو رہنا
کیا ہی یہ وادی فراموشی محض | بیخودی مستی و بیہوشی محض
شمس روشن جگ مین ہووی جب نمود | چھاؤن کا ہرگز نہ رہوی کہین وجود
جب سمندر کی ہوئی جوش کھائی | نقش کچھ ہرگز سمندر پر نپائے
کیا ہی یہ دنیا سراسر نقش آب | ہوویگا یہ نقش یک پل مین خراب
اس سمندر مین جو کوئی گم ہو جائی | اسکو آسایش سو کم ہووی نپائے
دلکو اس دریا آسایش اندر | ہی نہین ہوئی مین کم چارہ دگر
آئے جو گم ہو پھر آسایش کی بہار | جان اسکو صنع حق کا رازدار

دم گذرتا ہے سوئین محروم تھا | دوسرے کو سوز کب معلوم تھا

حکایت یکی صوفی کہ براہ معرفت

کوئی صوفی راہ سے جاتا اتھا | پیٹھ سے کوئی رند بھی آتا اتھا
ناگہان اس رند نے صوفی کیتین | کھینچ مکی ماری گردن پر وہین
سوس کر اس مکی کا صوفی نے دکھہ | رند سے بولا اپسکا موڑ مکھہ
ای فلان جسکو تو مارا ہے اتال | ہو گئے ہین اسکے مرتے تیس سال
رند بولا ہے مجھے آتا عجب | مر گیا جو بات یون کرتا ہی کب
تجھکو یہ دم ہی حلاک بیدم نہین | بال بھر تو ہی تلک محرم نہین
بال بھر گر ہے اضافت درمیان | ہی تجھے سو سو مسافر درمیان
خواہش اس منزل کی ہی تجھکو اگر | دکھہ نکو آپسکی ہستی بال بھر
پاس تیرے ہی جو کچھ سب دے جلا | سر پہ ناپگڑی رہے اور کفش پا
مت اندیشہ کر کفن کا کچھ کبھی | جا اگن مین پرستی ہو کرا بھی
خاک ہو کر جائے تیرا رخت جب | ذرہ خودبینی تیری گم ہووے تب
جو کہ پردہ ہے تجھے تیرا وجود | وہان کہان اس مال و دولت کو نمود
ہی جو کچھ نزدیک تیری دور کر | خلوت دلکو اپسکے نور کر
ہوویگی جب دلکو تیرے بیخودی | جائیگی گم ہو کے سب نیکی اور بدی

گرچہ دلمین چپ نہ رہ سکتا تھا وہ — کس سے آتا کچھ نہ کہہ سکتا تھا وہ

جان و دلمین رہا جب عشق غم — دیکھنے ہر دم لگا رنج و الم

رات کو کوچہ پہ اسکے کرکے ٹھار — دمبدم روتا تھا وہ نت زار زار

کوئی نتھا محرم اسے جز درد و غم — درد و غم نت کھینچتا تھا اور ستم

نا رہا باقی تو کچھ مرنے سے مینے — دن گذرتے تھے سو دم بھرنے مینے

اس گلی مین جب کبھو شہزادہ جای — نیم جان درویش وہ پھر جان پای

از قضا شہزادہ نکلا ایک روز — پڑگیا بازار مین غوغاے سوز

ہر طرف لوگون مین بھاگو بھاگ ہوے — چوک کی کل پھیر و بارا باٹ ہوے

ساتھ کے جو تھے نقیبان راہزن — کئی غریبون کو دئے خونی کفن

غل پڑا ہر ٹھار مارا مار کا — شور محشر کا اٹھا ایک بار کا

سنکے وہ درویش بھی یہ غلغلا — دور سے دیکھا نظر اپنی جلا

ہوگیا بیہوش شہزادیکو دیکھ — خون مارا جوش شہزادیکو دیکھ

کھا برا ہو کھا پچھاڑی نعرہ مار — اڑگیا دل سے زمین صبر و قرار

اٹھ چلے انکھیون سے ہوکر اشک خون — ہوگیا بیہوش یک پل مین سو یون

رنگ اڑجا کر پڑا منہ چو بھٹک — رہگیا جیو آہ ہونٹھون مین اٹک

کوئی رقیب اس راز سے آگاہ ہو — شاہ سے چغلی لگایا جاکے وہ

جو تیرے سے نور البصر پر یک گدا — عاشق جانی ہی اور جیو سے فدا

عرض کی وہ شاہ سی جب سربسر
پس کہا اب شاہزادے کو لیجاؤ
تا کرے دلداری اس درویش کی
جو لگا ہے اُسکو تیر انیش
پس تیرا دیکھا انھین ہی بہت قہر
دلبری سے اُسے بھوین سہرا چا
بعد ازان شہزادہ یہ سنکر خبر
دلبری سے جاکی اس درویش پاس
لوٹتا ہے خاک پر سولی تلہار
اشک خون سے اسکے ہوئی خاک تر
دیکھ شہزادی نے اسکا حال جون
پس چھپا پنکو لگا ہرچند انسو
جوش کہا دلکے لہو سی بہہ چلے
عشق مین جو شخص یون صادق ہووے
عاقبت وہ شاہزادہ لطف سے
جب کیا درویش نے بالا نظر
پس کہا اے شاہزادہ نامدار

شہ کا دل بھی سن ہوا زیر و زبر
جا کے اس درویش سی جلدی ملاؤ
نوش لب سی فکر اسکے نیش کی
لطف کا رکھا اسپہ مرہم بیشتر
دی اسے شربت کہ منہ کا ہے زہر
آئیگا تو اسکو اپنے ساتھ لا
صدق سے نے لایا بجا حکم پدر
دیکھتا کیا تو پڑا ہے وہ نراس
عالم اک روتا ہی اسپر زار زار
نا اسے کچھ تن کی سدھ ہے نا خبر
بھر لئے آنکھوں مین اپنے نیر گون
نین ہوئی نینو نسے بند ہرگز انجھون
قطرہ قطرہ لعل و گوہر ہو ڈھلے
کیون نہ معشوق اس پہ عاشق ہووے
پاس جا بیٹھا وہ پھر درویش کی
شاہزادیکو دیکھا وہ نین بھر
مار سکتا ہی اگر تو مجھکو مار

حکایت بیتندن مرغان تمام بیان وادیہ

رہگیا کوئی راہ مین ڈونگر پکڑ
کوئی سو باری ٹھنڈ مین بیٹھا اکڑ

کوئی گرمی کی نہ لاکر دلمین تاب
دھوپ مین جل بل کی ہوکر جون کباب

کوئی رستہ چھوڑ کر ہو گھا برا
بازو بحری کے پڑا چنگل مین جا

کوئی پانی بن جنگل مین خشک لب
مرگیا رکھہ دل مین پانی کی طلب

کوئی بھوک سی مرگیا کھانے بنا
کوئی دکھی ہوکر ہوا جیو سے فنا

کوئی رستہ مین تماشا دیکھہ کچھ
رہگیا سنگا تو نکے سنگ بچہ

عاقبت لاکھون سے کوئی یک جانور
شاہ کی درگاہ کو پہنچا مگر

تیس پنکھی دل شکستہ ناتوان
بی پر و بی بال سست و نیم جان

آئے جو سیمرغ کی درگاہ لگ
ہوش و طاقت سی جدا ہوکر الگ

دیکھکر سیمرغ کی درگہ بلند
ہو گئے حیرت سی ہر اک پائے بند

برق استغنا کی کرکی یون وہان
جو پڑی تو جائے جلکر یہ جہان

کئی ہزاران خلق صاحب اعتبار
ہین کھڑے دیوار کا رکھہ انتظار

کئی ہزاران چاند تارے آفتاب
منتظر ہین وہان نہین کسکا حساب

کل یہ سب ذرہ نمن حیران ہین
سب ہوا مین اسکی سرگردان ہین

یہ پنکھیرو دیکھکر وہانکا وصول
سب یکندر ہو گئے دل مین ملول

بس لگے کہنے کہ ایسی لوگ یہان
ہین پریشان تو ہمین جا گہہ کہان

ہی جہان ذرہ برابر آفتاب
کونسا ہم سے غریبونکا حساب

حکایت حضرت یوسف علیہ السلام

تم ہوئی یا نہین ہوئی تو کیا یہان　　کان تمن کو کون گنتا ہے یہان
صد ہزاران عالم اس درگاہ مین　　ایک چیونٹی کی تمن ہو راہ مین
کان تمہاری ہاتھہ وہ شہ آئیگا　　کان تمہارے باج کم ہوجائیگا
یہ سخن سن پنکھیان امیدوار　　ہوگئے سب دل مین اپنے بیقرار
بس لگے کہنے کو گر ہمنا کو شاہ　　اسو صنع دکھلائیگا خواریکی راہ
وہ نہین خواری مگر ہمکو شرف　　ہو شرف اسکے ہین ہمکو ہر طرف
کیا کہی ہی خوب یہ مجنون نی بات　　گر کہین مجھ آفرین سب کائنات
آفرین کسکی مجھے درکار نین　　شادمان لیلی کی گالی سی ہو نین
اسکی گالی آفرین سی خلق کے　　مجھکو شیرین تر ہو میوے سے لگے
یونہی ہم سب پنکھیونکی ہے تمیز　　اسکی خواری سب سی ہی ہمکو عزیز
آگ سی ڈرتا ہی کب دلمین پتنگ　　جب سی ہی اسکی محبت شمع سنگ
گرچہ استغنا ہی شہ کا بیشمار　　ہین ہمین تو لطف کا امیدوار
جب کہا پنچھیون نی یہ با صدق و سوز　　ہوگیا انپر شب تاریک روز
فضل ربانی ہوا فریاد رس　　جو ترس تھا سو ہوا سب سی سرس
صدر قربت کی اوپر سبکو بلائے　　تخت عزت پر مکان سارون نی پائی
بعد ازان رقعہ دی لا سب کی ہاتھہ　　پس کہی اسکو پڑھو تم غور ساتھہ
جونکہ ان پنکھیون نی وہ رقعہ اٹھائی　　شرم سی ہرگز نہ اپنا سر اٹھائے

بعدازان بولی کہ ای شاہ جہان — خوب ہی اس سی کہ گردن مارنا
کیا سمجھتا ہی تو اے مرد دغل — جو نہ آویگا صباح تجھپر خلل
بیچتا ہی یوسفؑ اپنے کو جو یون — ہوویگا آخر کو تیرا حال کیون
ہوویگا جسدن وہ یوسفؑ بادشاہ — کیا کریگا عذر تو اے روسیاہ
ایکدن تو بھی گداؤن کے نمن — جائیگا بھوکھا ننگا یوسف کی دھن
ہوویگا آخر پشیمانی سی جفت — پس نہ تو یوسفؑ کو اپنی بیچ مفت

حکایت خجل شدن ہمہ مرغان

ہو گئی پنچھی خجل خط دیکھکر — اشک حسرت سی لیئے نینونکو بھر
آگ سی غم کی ہوئی جل بل کی خاک — دلمین دکھ سینے مین آہ دردناک
ہو گئے اس دھات ناامید جب — بحر کو بخشش کی آیا جوش تب
بہ گئے ساری گنہ یک موج سے — سرفرازی کا لگا سر اوج سے
آفتاب قرب نے کیتا ظہور — محویت مین ہو گئی سب غرق نور
عکس سی سیمرغ کی سب ایکبار — چہرہ سیمرغ دیکھے آشکار
جب اپس پرتھی گئے پنچھی نظر — صورت سیمرغ دیکھے یکدگر
ہو گئے حیران پنچھی دلمین یو — کیا اپین سیمرغ ہین کیا ہینگے وہ
یکدگر آپس مین حیران ہو رہے — ہائے سیمرغ بولے وہ تسے

بیخودی مین جا کے با خود آئے پھر — سر فنا مین دی بقا کو پائے پھر

اس فنا اور اس بقا کا کچھ بیان — جو پوچھے تو نین دیا تھا کچھ نشان

جو کہ اسرار بقا بعد از فنا — نین سمجھتا ہے ہر ایک نا آشنا

مغز کو اس بات کے او پا سکے — جو دنیا سے ہاتھ دھو کر آ سکے

ہی جلک تو در وجود و در عدم — کب سکیگا رکھ تو اس رہ مین قدم

اس فنا اور اس بقا سے در گذر — تا تجھے ہووے بقا کی کچھ خبر

دیکھ اول کیا تھا تو اور کیا ہے اب — اب نہین سمجھا تو سمجھیگا تو کب

اصل مین تھا تو سو نطفہ خوار و زار — بعد ازان عاقل ہوا اور ہوشیار

بس تجھے اسرار سے واقف کیا — معرفت کی اسپہ آگاہی دئے

بعد ازان دنیا سے کر ڈالے فنا — اس فنا مین راز پنہان ہے گھنا

اس فنا کے بعد گر بخشے بقا — ہر صبح اٹھ دیکھتا تیرا بقا

گر نہین کس بات سے تو راز دار — فکر کر ہشیار ہوا اور کچھ بچار

جب تلک یہان نین ہوا ای دل فنا — پائے گا تو کس وضع عز و بقا

جب تلک دیکھا نہین تو درد و رنج — کان ملیگا تجھکو کیونکر سن یہ گنج

نیست ہو جا تا تجھے ہستی ملے — جب تلک تو ہی تو ہستی کیون ٹلے

نین ہوئی لگ محو خواری و فنا — کان سے دیکھیگا تو منہ عز و بقا

حکایت عاشق شدن ابر پسر وزیر بادشاه

حسن کی اسکے کبھی دیکھے بہار — کب کرے رو رو گھرا سپر نثار
کب کیئے کی دیکھہ اسکے مست نین — کب گنوای دل سی اپنے خواب چین
ایکدم نین رہ سکے شہ اسکے باج — تا ہوا وہ بھی بیچارہ لا علاج
شاہ کے ڈر سے کہین نین جا سکے — نا کبھی مان باپ کی پاس آ سکے
باپ مان فرزند کو نزسین مدام — کیا کرین وہ تھا ولیکن سخت کام
یونہی گذرا جب کتنے دن روزگار — تا کہ اس نوخیز کا آیا بہار
از قضا سی چار سو شہ کے مگر — کوی الحق خورشید سی ناری سندر
لین سو دیکھا اسکو فرزند وزیر — ہو گیا یک بارگی اُسکا اسیر
وہ سندر بھی اسپہ ہو گئی مبتلا — ایکدن ناگاہ اسے اندر بُلا
اتفاقاً ایک شب شہ می پرست — سو رہا تھا اس رین ہو جاکی سست
جاگ اٹھا وہ یار کو نا دیکھہ کر — ڈھونڈھتا ناخوش ہو نکلا ہر کدھر
جلکے نکلا شاہ تو ویسے منے — تھے بیٹھے جس ٹھار پر دونو جنے
دیکھتا کیا ہے کہ دونو دلبران — شاد بیٹھے ہین خوشی سی کامران
شاہ کے دل مین پڑی غیرتی آگ — زہر کھایا تلخ ہو کر جو نکہ ناگ
مست اور عاشق تھا اسپر بادشاہ — کیون کری دلبر پہ اسکے کوی نگاہ
پس لگا کہنے کو شہ وہین دل منے — کیا کہون اپنا کیا مین کس کنے
مین تو اس نوخیز کو کس ناز سے — پالکر کیتا ہون واقف راز سے

پس کہا شہ نے کہ رہنی دو اُسے
جب سنی یہ شہر کے لوگان خبر
غرق خون مین دیکھکر اس گوشت کون
چند روز اس شہر مین ماتم ہوا
شاہ بھی آخر کو بعد از چند روز
یاد کر باتون کو اس دلدار کی
دمبدم غصہ و غم کھانے لگا
جوش مارا عشق غصہ کم ہوا
بادشہ یہ عشق اور یہ یار وو
وہ محبت اور وہ بزم شراب
پس ہوا دل مین پشیمان بادشاہ
دلسے سب جاتا رہا صبر و قرار
عاقبت کپڑے رنگا کر نیل سون
ترک ان پانی کیا یک بار کا
آخرش یک رات کو وہ شہریار
دیکھ اس ہڈ بخیر کو حیف کھائے
بات یک یک اس جوانکی یاد کر

تا جہان مین ہووی عبرت ہر کسے
دیکھنے آنے لگے وے سر بسر
حیف کھا رونے لگے افسوس سون
درد سے اسکے گھر و گھر غم ہوا
دل منے پکڑا پشیمان ہو کی سوز
دلبر شیرین شکر گفتار کی
دلسے آہین آتشین لانے لگا
عیش جا کر درد و غم ہمدم ہوا
وہ محبت اور خوشی دلدار وو
جائی سب تو کیون نہووی شہ کباب
خار ہو سلنے لگا سینے مین آہ
گلشن زیبا لگا سینے کو خار
جا کے بیٹھا ماتمی ہو سرنگون
لے رہا سینے منے غم یار کا
آپ آیا چلکے سولی کے کنار
دیکھ سر رو رو سر پہ لیتا خاک یائے
درد سے رونے لگا فریاد کر

۱

جیو مین اسکی سوز و غم زیادہ ہوا
پس کہا مجھسے وہ دکھیاری دکھی
نین کیا مین نی ظلم تیری اوپر
یہ نہ ایسی پر کیا ہون جو مین
گر کیا ہو مین جو تیرے سی بدی
اب تجھ مین کس طرح ڈھونڈہون کہان
مین کیا گر خون تیرا ظلم سے
تو گیا ہی چھوڑ کر مجھکو جہان
نین ہا جانا ہی مجھسے ایکدم
غم کر اب عذر خواہی مین بہر دن
مین ہا کچھ مجھکو تاب فراق
کیا کرون مین کہہ سوا اب کینک بھرو
بس ہوا اوسی مین بفضل کردگار
بعد ازان بھیجا ہو نزدیک شاہ
ایک بکس سی ہوئی ہمراز وہ مین
کوئی وہان نتھا واقف اسرار مین
وہانسے جا رف ایسی گنگا ہو آ کی
ہو گئی ہا جیا پکی پہیان (نام)

درد دکھہ حد سی زیادہ تب ہوا
ہو گیا ہی تو سو مر جا کر سکھی
ہی وہ میرا ظلم سب سے تیرے اوپر
مار کر ڈالا ہون جو مجنو مین
تو بہی مجھسے نکر ہرگز کدی
رحم کر میرے اوپر تو جان جان
خون نکو کر دلکو میری تجہ سی
مین یہان تجہ باج رہتا ہون کہان
ایکدم اب ہی میری پر بید ستم
اس گنہ کا عذر آکر دین کرو
جبو ہوا ہی تاب و طاقت سو طاق
جوش سی بیدل ہو ہنا کیا کرو
تہا کہین پنہان و زیر نامدار
شہ نی انکھیان کہولکر دیکھا وہ ماہ
ہو گئی آپس ہی دو ساز دین
رازدان ستار کا اغیار نین
بات ہو پہر اس سی اندھا ہو جائی
کیا کہون اب اسکو آگی والسلام

ہو گیا دیوانہ سدھ کو کھو کر
ظلم سی میری دکھائی تو نہی کچھ
کون ایسا کوئی کری جو مین کیا
کر تو ای دلبر میری پر اب نظر
مین تو یون غمناک ہون دلبر کچہ
کر کیا مین بیوفائی سی جفا
مست ہو کر مین کیا ہون یہ خطا
مر رہا ہون مین تو غم سو جان بلب
موت کا چھٹ ڈر ہی نہین مجھکو ابتا
کاشکی کوئی کہانتا میرا گلا
جیو میرا نہ فضل سی ای دادگر
یونہی بق بق کر رہا تھا ہوش جب
شاہ کو وہ دیکھکر بیہوش تب
لیگیا دجال ہوا اپنی مند پر
نین کسی وہانکی خبرای راز جو
کسکو طاقت جو کری کوئی وہانکی بات
دہانسو تہا موتی بغیر زبانی نہین

زندگی سی ہاتھ اپنی دہوئی کر
کیا دکھاؤن نگاہ صبا مین حقکو مکھ
پایا اپنی مار کر تیشہ لیا
جو کیا ہو مین سو تو ہرگز نہ کر
خاک پا تیری کو مجھ سر مین ہی جاک
تو تو مجھسے بیوفائی کر وفا
تو گذر جا اس خطا سی کر عطا
تا یہ جیو دون غم نہا مین ہی اب
ہی مجھی تیری جفا کا ڈر جتا
تا بجنت اس غم سی مین رہتا بھلا
کچھ نہین مجھکو ہی طاقت مگر
خاموشی مین ہو گیا بیہوش تب
رو دلایا شاہ کون جتا شتاب
گئے خوشی سی بھر کر دونو نکی سر پر
کیا کہو اور کیا سنی آپسمین وو
جو کری وہ سرگنوا دی جان بات
بات کہنی کی رہتا کس و بات نہین

خاتمۃ الکتاب

شکر کردہ ہی کہ یہ جبو اب
خوش نصیب شیخ نامدار
وہ نکالا مین جیہ عطر سخن
عارفونکی پاس وہ استاد ہی

تم ہوئی توفیق حق سی یہ کتاب
جسکو اب عارفان روزگار
عطر پرور دہ کئی ہین تو لکھن
طالبونکو حق سی وارشاد ہی

اصل مین تہا یہ کلام فارسی
شیخ صاحب فرید نامور
ہر سخن یک فقہ اسرار ہی
فکر سی ہو گری امین نظر

اہل معنی کو مثال آرسی
خاص جنکا ہی لقب عطار کر
مغز جانکو طبلہ عطار ہی
مقصد دین ہی ہو و بہرہ ور

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنہ کہ کتاب پنچی نامہ اہتمام سی توقع اجر عظیم قاضی عبدالکریم ابن قاضی نور محمد صاحب مرحوم کے مطبع کریمی واقع بمبی مین بعنایت اہتمام کارپردازان مطبع بتاریخ ۹ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری کو زمانہ مسعود و ساعت محمود مین بہ رونق طبع سی آراستہ و پیراستہ ہو کر ہدیۂ ناظرین ہوئی

مفتاح الجنۃ
جامع الفتاوی
رسالہ شاہ عبداللطیف بزبان سندھی
گیان چوسہ

کتب فارسی

اخلاق محسنی
اخلاق ضیائی
مجموعہ پنج کتاب کریما
مامقیمان وغیرہ
حکایت لطیف بطرز جدید
خوشخط خوب قلم

کتب اُردو

نسب نامہ آنحضرت م
جنگ نامہ محمد حنیف
بارہ قصے
طوطا کہانی
سیر چمن غزلیات چیدہ
از شاعران ماضی وحال
قابل دید وش حصو
لب لباب
فروغ جاوید نعت سید
تحفہ مداح پیغمبر نظم ونثر
آداب النسا جلد دویم

نصایح زنان
تنبیہ النسا
ہزار مسائل ہندی
قصص الانبیا ہندی
تفسیر مرادیہ
تفسیر سورہ یوسف
دیوان ضامن
نجم الضیا حصہ دویم
سبیل نامہ حسینؑ مع نوحہ
کاشف اسرار ضمیر
سخاوت نامہ حضرت علیؑ
دریای نعت کلام واقد
شادی نامہ خدیجۃ الکبریٰ
وبی بی فاطمہؓ
معجزہ ہرنی
قصہ شاہ روم
قصہ شاہ یمن
تعبیر نامہ جو روح فردی نانک
زینت القادری
زہر عشق مع خنجر عشق
تعلیم نامہ جلد اول
بارہ ماسی
اندر سبھا اُردو
سکرات نامہ
حجۃ الاسلام۔

لباب الاخبار عربی حدیث
فارسی و اُردو وترجمہ
خزانۃ العلوم عربی جلد
اول مع ترجمہ اُردو برای
تعلیم زبان عربی
ایضاً جلد دویم صرف ونحو
وحکایات عربی
گلستان اُردو مجلد
صرف اُردو برای تعلیم
جامع الحکایات
انشار بہار بیخزان
تضمین کریما مع ریما
کریما مترجم مع خوب قلم
قواعد اُردو حصہ اول
ایضاً حصہ دویم
ایضاً حصہ سویم
ایضاً حصہ چہارم
مبادی الحساب حصہ اول
ایضاً حصہ دوم
ایضاً حصہ سوم
ایضاً حصہ چہارم
تعلیم نامہ جلد دوم مع صرف
ونحو اُردو وخطوط وغیرہ
تشریح الحروف

حقایق الموجودات
انشا خرد افروز
کلیات ظفر مع چہار دیوان
کامل مجلد
جلد اول کلیات ظفر مجلد
ایضاً جلد دوم مجلد
ایضاً جلد سوم مجلد
ایضاً جلد چہارم مجلد
مجمع الاشعار اُردو مع حاشیہ فارسی
جلد اول حسن بینظیر
ایضاً جلد دوم
منتخب نظیر مجلد
واسوخت امانت
دیوان علیم اللہ
دیوان صادق علی شاہ
دیوان ولی
فغان دہلی
دیوان آرزو
حافظ الخیال
دیوان نیاز
مجموعہ خیال
مجموعہ رموز العارفین
باغ ارم ترجمہ مثنوی مولانا
روم
حکایات الصالحین

ریاض العارفین
پنچھی نامہ ترجمہ منطق الطیر
گنج خوبی ترجمہ اخلاق محسنی
گلزار ابراہیم
مثنوی صراط المستقیم
سراج الفقرا یعنی رسالہ
چار پیر چودہ خانوادہ
تذکرۃ الاولیا بزبان ہندی
مقاصد الصالحین
تذکرۃ الاخیار ترجمہ اخبار
الاخیار
سلوک العارفین
کیمیاے سعادت مجلد
تحفہ مرغوب ترجمہ راحت
القلوب یعنی ملفوظات خضر
گنج شکر اجودھنی
لازم الفقرا
مجموعہ بہشرہ زر فقرا
تکمیل الایمان
عین الایمان
احکام الایمان

فہرست مطبوعہ غیر مطبع

طب نبوی مع بقیہ
غذاء الاجسام مع فوائد عجیبہ
طب شہابی مع دفتر حکمت
روح الادویہ
رسالہ ...
کلید مخزن الادویہ مع فرہنگ
سبیل الواعظین فارسی
قصیدہ وتریہ عربی
... ماسی سندر کلی
... دستان ترجمہ ہندی
... سیہ دبیر
... ترجمہ فارسی
... قصائد فارسی ترجمہ
... ابو شحمہ ...
... ان پریہار
... معراج
... اکو

بارہ ماسہ کلاں
سراج الاسلام
مفتاح الصلوٰۃ
منیۃ المصلی عربی
تذکرۃ الواعظین ع
مجموعہ بست ویک سالہ
اعجاز احمدی
دقائق الاخبار
فضائل الشہور والصیام
مصدر فیوض
نشاط لطیفہ
کشف الخلاصہ قسم دوم
پنچھی نامہ
نور تن
قرعہ لطیفہ ع
بہار دانش منظوم
مجموعہ نعتیہ قصہ دائی حلیمہ
وغیرہ
دیوان نور
قصۂ معاذ بن جبل ع
گلستان فارسی
مجموعہ گل بکاولی
قصہ شاہ ... قوم

مجموعہ بست ویک سالہ معجزہ
شق القمر وغیرہ
نسیم جنت مع خیابان فردوس
گلشن فردوس یعنی مجموعہ چہار
مولود مع بہار جنت و بوستان
مسیح
گلستان مخزن ان وروضہ
رسالت وغیرہ
مولود غلام امام شہید
توصیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حافظ الایمان در نعت
رسول خدا زمان
ایضاً کاغذ خاکی
رحمت اللعالمین مولود شریف
حدیث قدسی در نعت
دیوان لطف در نعت
قصائد نعتیہ و عشق محمد
مصطفی
تذکیر الغافلین در احوال
سید الکاملین
... امی گر...

توشہ عاقبت
دیوان اشرف الاشعار
در نعت
باقیات الصالحات سفر
مولود اشرف المخلوقات
ہشت بہشت یعنی بارہ
مجالس معہ نو رسالہ من
ویکب من ہرن آرام
دل و راحت جان وغیرہ
دیوان حسنی در نعت
کشتی نامہ رسول اکرم و
ابو جہل
مولود طاہریہ
مجموعہ نور نامہ وفات نامہ
وغیرہ
ارباب جنان
شادی نامہ خاتون جنت
مجموعہ سی رسالہ کرشمہ
سوداگر عجب
... ترجمہ ...
وغیرہ
... در نعت
... ی دہجرت
... ات و جنگ وغیرہ

روضۃ القادری
گلدستہ تحیات ...
رسول اکرم
گلزار قادری وقصہ
در مناقب غوث الاعظم
وچند آمین
گلشن حافظ قصائد
گلستان نعت و بوستان
مع قصائد و معجزات
مجموعہ مناقب
روضہ روحانی
عروس المجالس یعنی
مجالس معجزہ ہرنی
مولود احمدیہ
گلدستہ انجمن غوثیہ
قصائد
... سرور ...
... نعت
جذب القلوب فی ...
المحبوب تصنیف راقم
معراج نامہ منظوم
... نامہ صاحب